عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماهنامه

لولاک

ملتان

۱۰

شوال المکرم

۱۴۱۹ھ

فروری

۱۹۹۹ء

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بیادگار مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۱۰/۲ ۳۵

قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان
حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت
حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ

صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی

مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل زو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اس شمارے میں

اداریہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳

حضرت مولانا عبدالکریم قریشی کا سانحہ ارتحال ۔۔ مولانا اللہ وسایا ۔۔۔۔۔۔۔ ۷

تبرکات اکابر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۵

حیات عیسیٰ علیہ السلام اور مولانا عبیداللہ سندھیؒ ۔۔ (ادارہ) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۶

معجزنما نعت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰

قادیانیت ملت اسلامیہ کے لئے خطرہ کیوں؟ ۔۔۔ علامہ ڈاکٹر خالد محمود ۔۔۔۔۔۔ ۲۲

دربار الٰہی میں حاضری کے آداب سیکھئے ۔۔۔۔۔۔۔ مولانا محمد عبداللہ ۔۔۔۔۔۔۔ ۲۷

دعاؤں کا اثر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا اللہ وسایا ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۲

العرف الوردی فی اخبار المہدی ۔۔۔ قسط ۷ ۔۔۔ ترجمہ مولانا قیام الدین ۔۔۔ ۳۶

تشکیل معاشرہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر لیاقت علی خان ۔۔۔۔۔ ۴۲

ملاقات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جناب اشتیاق احمد ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵

جماعتی سرگرمیاں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ادارہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷

اداریہ

عراق کے خلاف امریکی جارحیت

عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ!

۱۸/ ۷ ادسمبر کی شب امریکہ اور برطانیہ نے عراق پر میزائلوں سے حملوں کا آغاز کیا جو چار دن تک جاری رہا۔ ابتدائی اطلاعات کی مطابق ائر ڈیفنس ہیڈ کوارٹر میزائل پلانٹ اور دیگر عراقی فوجی تنصیبات کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ میزائلی حملوں میں بے گناہ عراقی شہری بھی شہید ہوگئے ہیں۔ عراق پر امریکی میزائلوں کا حملہ دہشت گردی اور صریحاً غنڈہ گردی کے زمرے میں آتا ہے۔ عالمی ضمیر کے کیا کہنے: برطانیہ 'فرانس' جنوبی کوریا' اسٹریلیا' نیوزی لینڈ اور جاپان نے امریکہ سے وابستہ اپنے مخصوص مفادات اور اقتصادی و معاشی مجبوریوں کے پیش نظر امریکی اقدام کی حمایت کی ہے۔ روس' چین 'بھارت' جرمنی' فلپائن' تھائی لینڈ' نے عراق پر امریکی جارحیت کی پرزور مذمت کی ہے۔ جبکہ اسلامی دنیا نے صرف انا للہ وانا الیہ راجعون پر اکتفا کیا ہے۔ اسلامی ممالک کی رعایا میں اگرچہ امت واحدہ ہونے کے ناطے امریکی جارحیت کے خلاف غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے لیکن حکمرانوں نے مصلحتاً خاموشی اور بے حسی کا افسوس ناک مظاہرہ کیا ہے۔

عراق کا قصور کیا ہے؟ امریکہ نے کھلی جارحیت کا کیونکر ارتکاب کیا ہے؟ عام لوگوں کا خیال ہے کہ امریکی صدر بل کلنٹن نے اپنے خلاف مواخذہ کی کارروائی موخر کرنے اور عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے عراق پر حملہ کیا ہے۔ یہ محض غلط فہمی ہے۔ امریکہ و برطانیہ عراق پر بہت پہلے حملہ کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ البتہ امریکی صدر نے صحیح وقت کا انتخاب کر کے ایک تیر سے دو شکار کئے ہیں۔ عراق پر امریکہ کا حملہ ناگزیر تھا۔ کیونکہ اس کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ مسلمان ملک ہونے کی حیثیت سے وہ ایٹمی صلاحیت کا حامل بھی ہے۔ امریکی صدر بل کلنٹن نے اپنے موقف میں اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ ہمارے حملے کا اصل مقصد عراق کے کیمیائی ہتھیار تباہ کرنا ہے۔ امریکی صدر کی یہ منطق قطعی غلط ہے اگر کیمیائی ہتھیاروں کی بنا پر کوئی ملک سزا کا مستحق ہے اور محض اس بنا پر قابل تعزیر ہے تو امریکہ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا امریکہ' برطانیہ' اسرائیل' بھارت' کے علاوہ کئی دیگر ممالک کے پاس کیمیائی ہتھیار موجود نہیں۔ امریکی صدر

کے فارمولے کے تحت پھر ان ممالک پر بھی حملے ہونے چاہئیں۔ انصاف اور غیر جانب داری کا تقاضا تو یہی ہے کہ سب کیساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ عراق نے خطرناک ہتھیاروں کی تلاش کرنے والے انسپکٹروں کو ہر جگہ معائنہ کرنے کا موقع دیا لیکن قابل مواخذہ کوئی شے دستیاب نہ ہو سکی۔ جب ان انسپکٹروں نے بعث پارٹی کے ہیڈ کوارٹر کا معائنہ کرنا چاہا تو عراق نے انکار کر دیا یہی امریکہ کی خواہش تھی۔ عراق کا انکار امریکی حملوں کی وجہ جواز بن گیا۔

امریکہ و یورپ کی سب سے بڑی کمزوری تیل ہے۔ خلیج کا تیل ان قوموں کے خون سے زیادہ قیمتی ہے۔ عراق پر حالیہ حملہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں کو گرانے کی امریکی و برطانوی مکارانہ چال ہے۔ اس مقصد میں امریکہ دوسرے ہی روز کامیاب ہو گیا۔ پہلے حملہ کے نتیجہ میں تیل کی قیمتوں میں گیارہ فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ گذشتہ نصف صدی سے امریکہ و برطانیہ تیل کے قدرتی ذخائر پر عملاً قبضہ کی منصوبہ بندی میں مصروف ہیں۔ تیل کی دولت دیکھ کر ان کے منہ میں یقیناً پانی کی بجائے تیل ہی آتا ہوگا۔ امریکہ نے ماضی میں اپنے مخصوص مقاصد کے حصول میں عراقی صدر صدام حسین کو ترپ کے پتے کی طرح استعمال کیا۔ انہوں نے کویت پر امریکہ کی شہ سے حملہ کیا۔ اگست ۱۹۹۰ء میں عراق نے کویت پر قبضہ کر کے سعودی عرب کے لئے حقیقی خطرہ پیدا کر دیا۔ جب سعودی عرب نے امریکہ کو مدد کے لئے پکارا تو امریکہ نے ان کی کال سے پہلے تیل کے ذخائر کے علاقوں میں اپنی فوجیں اتار چکا تھا۔ یوں امریکی فوجوں کو حجاز مقدس کی سرزمین پر قدم رکھنے اور جمانے کا موقع دے کر صدام حسین نے احمقانہ خدمت سرانجام دی۔ اس سے قبل عراقی صدر نے ایران کے خلاف آٹھ برس بے مقصد جنگ لڑی۔ اس معرکہ آرائی میں عراق کو امریکہ کی پشت پناہی حاصل تھی۔ آج عراق کو کمزور دیکھنے والا امریکہ ایران کے خلاف عراق کو طاقتور دیکھنا چاہتا تھا۔ اس وقت امریکہ کا مفاد اسی میں تھا کہ عراق کا ہوا دکھا کر سعودی عرب سمیت دیگر خلیجی ریاستوں کو مرعوب کیا جائے۔

صدر صدام عالم اسلام کی حقیقی ہمدردی اور بالخصوص عربوں کی حمایت سے اپنی حماقتوں کی وجہ سے آج محروم ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عراق اپنے سابقہ رویہ میں تبدیلی لا کر اسلامی برادری خصوصاً ہمسایہ اسلامی ممالک سے خوشگوار تعلقات قائم کرے۔ اور اپنا اعتماد بحال کرے۔

عراق پر امریکی حملے کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ امریکہ کو اگر عراق سے شکایت تھی اور اس کے خلاف جنگی کارروائی ناگزیر تھی تو امریکہ کو اقوام متحدہ میں یہ مسئلہ اٹھانا چاہئے تھا۔ اقوام متحدہ کا یہ دستور رہا

ہے کہ اسے جب بھی کسی ملک کے خلاف کارروائی کرنا مقصود ہو تو اسے باقاعدہ انتباہ کیا جاتا ہے۔ اتفاق رائے کے بعد کارروائی کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔ امریکہ نے تمام قواعد و ضوابط بالائے طاق رکھ کر اور اخلاق کی دھجیاں بکھیر کر ننگی جارحیت کا ارتکاب کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ وہ نیو ورلڈ آڈر کے تحت جہاں چاہے اور جس کے خلاف چاہے طاقت استعمال کر سکتا ہے۔ دو ماہ پہلے امریکہ نے افغانستان میں اسامہ بن لادن کی جائے پناہ پر بے دریغ میزائل برسائے جس سے بے شمار مجاہدین شہید ہوئے۔ اسی طرح سوڈان میں اسامہ بن لادن کی ادویات کی فیکٹری پر میزائل چلا کر دہشت گردی کی گئی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ جیسے اہم ادارے کو امریکہ و برطانیہ نے ٹشو پیپر سمجھ رکھا ہے۔ اگرچہ امریکہ کو ویٹو کا حق حاصل ہے یہ معاملہ اقوام متحدہ یا سلامتی کونسل میں پیش کیا جاتا تو کم از کم یہ بات ریکارڈ پر آجاتی کہ اقوام متحدہ امریکہ کا طفیلی ادارہ نہیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بھی کوئی ساجرات مندانہ کردار ادا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اگر ان میں انصاف کی رمک اور غیرت کا مادہ ہوتا تو وہ مستعفی ہو جاتے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل جیسے ادارے امریکہ کی جیب کے سکے ہیں۔ یہ دونوں مردار ادارے ہیں۔ امریکہ نے آج عراق کو نشانہ بنایا ہے تو کل کلاں وہ ایران' سوڈان' اور پاکستان کے خلاف بھی کھلی جارحیت کا اعادہ کر سکتا ہے۔ امریکہ کسی کو دہشت گرد قرار دے کر' کسی پر بنیاد پرستی کا الزام عائد کر کے' کسی کو حقوق انسانی کی تعطلی پر' کسی بہانے حیلے سے جب چاہے گا اس کی درگت بنا ڈالے گا۔ اگر امریکہ کو نکیل نہ ڈالی گئی تو اس کے حوصلے مزید بڑھ جائیں گے۔ وقت کی نزاکت اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ عالم اسلام کے ممالک باہمی اختلافات ختم کر کے ایک ہو جائیں۔ نیو ورلڈ آرڈر کے مقابلے میں اسلامک ورلڈ آڈر کے مشن کے لئے سینہ سپر ہو جائیں۔ فوری طور پر اسلامی ممالک کا سربراہ اجلاس بلا کر واضح اور مثبت حکمت عملی اختیار کی جائے۔ اور مستقل بنیادوں پر کام شروع کر دیا جائے۔ ورنہ :ے

ے تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں

یہ امر خوش آئند ہے۔ کہ حکومت اور اپوزیشن نے امریکی جارحیت کے خلاف یکساں موقف اختیار کیا ہے۔ وزیر اعظم نواز شریف نے عراق پر امریکی حملے کو افسوس ناک قرار دے کر اس امر پر زور دیا ہے کہ معاملات کو طاقت کی بجائے پر امن ذرائع سے حل کیا جائے۔ اپوزیشن لیڈر بے نظیر بھٹو نے عراق پر امریکی حملہ کی پر زور مذمت کی ہے۔ چیف آف آرمی سٹاف نے واضح الفاظ میں ان حملوں کی مذمت کرتے

ہوئے کہا کہ پاکستان عراق کے خلاف کارروائی میں حصہ نہیں لے گا۔ ملک کی مختلف دینی سیاسی جماعتوں اور ان کے قائدین نے بھی امریکی غنڈہ گردی کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔

قادیانیت اور علامہ کشمیریؒ

امت کے جن اکابر نے اس فتنہ کے استیصال کے لئے محنتیں کی ہیں سب سے زیادہ امتیازی شان امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ دیوبندی کو حاصل تھی' اور دارالعلوم دیوبند کا پورا اسلامی اور دینی مرکز انہی کے انفاس مبارکہ سے اس شجرۂ خبیثہ کی جڑوں کو کاٹنے میں مصروف رہا۔ قادیانیوں کے شیطانی وساوس اور زندیقانہ وسائس کا امام العصر نے جس طرح تجزیہ کر کے ان پر تنقید کی۔ اس کی نظیر تمام عالم اسلام میں نہیں ملتی۔ حضرت مرحوم نے خود بھی کتابیں لکھوائیں' اور ان کی پوری نگرانی واعانت فرماتے رہے۔ میں نے خود حضرتؒ سے سنا کہ :

"جب یہ فتنہ کھڑا ہوا تو چھ ماہ تک مجھے نیند نہیں آئی' اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں دین محمدی (علی صاحبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے زوال کا باعث یہ فتنہ نہ بن جائے۔ فرمایا: چھ ماہ بعد میں مطمئن ہو گیا کہ انشاء اللہ دین باقی رہے گا اور یہ فتنہ مضمحل ہو جائے گا۔"

میں نے اپنی زندگی میں کسی بزرگ اور عالم کو اس فتنہ پر اتنا دردمند نہیں دیکھا جتنا کہ حضرت امام العصرؒ کو۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دل میں ایک زخم ہو گیا ہے۔ جس سے ہر وقت خون ٹپکتا رہتا ہے۔ جب مرزا قادیانی کا نام لیتے تو فرمایا کرتے تھے: "لعین ابن اللعین 'لعین قادیان" اور آواز میں ایک عجیب درد کی کیفیت محسوس ہوتی۔ فرماتے تھے کہ: "لوگ کہیں گے یہ گالیاں دیتا ہے" فرمایا کہ ہم اپنی نسل کے سامنے اپنے اندرونی دردِ دل کا اظہار کیسے کریں۔ ہم اس طرح قلبی نفرت اور غیظ وغضب کے اظہار کرنے پر مجبور ہیں۔

(مولانا بنوریؒ المقدمات النبویہ ص ۳۳۰)

حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ کا سانحہ ارتحال

(مولانا) اللہ وسایا

پیر طریقت مخدوم العلماء سرپرست جمیعۃ علماء اسلام پاکستان مدرسہ عربیہ سراج العلوم بیر شریف کے بانی و مہتمم صوبہ سندھ کی ممتاز مذہبی شخصیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر دینی جماعتوں واداروں کے مربی ومحسن حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ بمطابق ۴ جنوری ۱۹۹۹ء پونے سات بجے شام کراچی میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرماگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابتدائی حالات

حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ "صدیقی النسل" تھے۔ چالیسویں پشت میں جاکر آپ کا سلسلہ نسب خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے مل جاتا ہے۔ آپ کے آباؤاجداد فاتح سندھ حضرت محمد بن قاسمؒ کے ہمراہ حجاز مقدس سے سندھ میں تشریف لائے تھے۔ گزشتہ دوسوسال سے آپ کے خاندان کے بزرگوں نے بیر شریف میں رہائش اختیار کی تھی۔

ستمبر ۱۹۲۳ء میں حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ بیر شریف تحصیل قنبر ضلع لاڑکانہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا اسم گرامی حضرت مولانا محمد عالم قریشیؒ اور دادا کا اسم گرامی حضرت مولانا محمد عبداللہ قریشیؒ تھا۔ بیر شریف میں یہ خاندان کئی پشتوں سے علم و فضل کا نشان تھا۔ سندھ میں جب کبھی صدیوں قبل اسلامی احکام کے مطابق فیصلے ہوتے تھے۔ ان دنوں سندھ کے قاضی القضاۃ مخدوم محمد عاقلؒ تھے۔ مولانا عبدالکریم قریشیؒ کے دادا مولانا محمد عبداللہؒ کے دادا مولانا مفتی محمد قریشیؒ ان دنوں بیر شریف کی مسند علم وفضل کے وراث تھے۔ قاضی القضاۃ مولانا مخدوم محمد عاقل صاحبؒ سالانہ تبلیغی وعدالتی دورہ پر تشریف آوری کے دوران میں بیر شریف بھی تشریف لائے۔ مولانا مفتی محمد قریشیؒ کے متعلق بیر شریف کی رعایا نے بتایا کہ ہم نے مسجد کے لئے ایک مولانا صاحب کی خدمات حاصل کی ہیں۔ مخدوم محمد عاقل صاحبؒ نے

ان سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ مفتی مولانا محمد قریشیؒ تشریف لائے۔ رسمی تعارف کے بعد مخدوم محمد عاقلؒ نے ان سے یکے بعد دیگرے تین مسئلے دریافت فرمائے جس کے آپ نے صحیح جوابات ارشاد فرمائے وہ بہت خوش ہوئے۔ اس پر مفتی محمد قریشی صاحبؒ نے اجازت طلب کر کے مخدوم محمد عاقل صاحبؒ سے تین مسئلے دریافت کئے ہر مسئلہ پر مخدوم محمد عاقل صاحبؒ کتاب طلب فرماتے اور مسئلہ نکال کر جواب ارشاد فرماتے۔ مفتی محمد قریشیؒ نے فرمایا:۔

علم در جلد خویش
نہ آنکہ در جلد میش

مخدوم محمد عاقل صاحبؒ مفتی محمد قریشی صاحبؒ کے علم و فضل سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ اس علاقہ میں ان کو قاضی مقرر کر دیا۔ اور آپ جامع مسجد (موجودہ) پیر شریف کے متصل ایک بیری کے درخت کے نیچے بیٹھ کر لوگوں کے شرع محمدی کے مطابق فیصلے کرتے۔ دوسرے سال جب مخدوم محمد عاقل صاحبؒ تشریف لائے تو استقبال کے لئے مفتی محمد قریشی صاحبؒ بھی لوگوں کے ہمراہ بستی سے باہر تشریف لائے مخدوم محمد عاقل صاحبؒ نے مفتی صاحبؒ کو دیکھتے ہی اونٹ سے نیچے چھلانگ لگادی اور مفتی صاحبؒ سے عرض کیا کہ حضرت اگر میری گردن تڑوانی ہو تو استقبال کے لئے تشریف لایا کریں، اور اگر مجھے صحیح سلامت رکھنا پسند کرتے ہوں تو میرے استقبال کے لئے تشریف نہ لایا کریں۔

ابتدائی تعلیم

مولانا عبدالکریم قریشیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت مولانا محمد عالمؒ ہٹی گاؤں کے مولانا محمد ایوبؒ، گوٹھ لاکھا کے مولانا تاج محمود مگسیؒ، گھوڑو پیوڑ کے میر نخش بھٹوؒ سے حاصل کی۔ پھر حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے علوم کے وارث حضرت مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحبؒ سے پانچ سال میں تکمیل کی۔ گھوٹکی اور دیگر مقامات پر جہاں جہاں مولانا غلام مصطفیٰ قاسمیؒ تعلیم دیتے رہے آپ ان کے ہمراہ رہے۔

تدریس

علوم اسلامیہ اور حدیث کی تعلیم سے فراغت کے بعد کراچی مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ میں مولانا

محمد صادق صاحبؒ کے ہاں دو سال آپ نے پڑھایا۔ اسی دوران میں آپ نے حج کی سعادت حاصل کی ان دنوں درخواستیں اور ویزا وغیرہ کی موجودہ مشکلات نہ تھیں۔ نہ ہی تصویر کی پابندی تھی۔ بحری جہاز کا ٹکٹ لیتے اور حج پر روانہ ہو جاتے۔ چنانچہ آپ نے بھی ایسے ہی حج کیا۔ سات سال مدرسہ انوار العلوم کنڈیارو میں آپ نے علوم اسلامیہ کی تدریس کے فرائض سر انجام دیئے۔ بعد میں اپنے شیخ حضرت قبلہ مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ کے حکم پر ۱۹۵۸ء میں اپنے گاؤں بیر شریف میں مدرسہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی اور زندگی کے آخری لمحے تک اس "گلشن نبویؐ" کی آبیاری کرتے اور خون جگر سے اسے نہال کرتے رہے۔ آپ کے ہزاروں شاگرد ہوں گے۔ اس وقت بھی ایک سو سے زائد آپ کے شاگرد اور فیض یافتہ تدریس کی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ مولانا عطاء اللہ، مولانا عبدالقادر خضدار، مولانا نور محمد، مولانا میر محمد، مولانا میر حسن، مولانا منظور، مولانا صلاح الدین اور کئی دیگر حضرات اس وقت اپنے اپنے علاقہ و حلقہ میں علم و آگہی کے دیپ جلائے ہوئے ہیں۔

آپ کا معمول تھا کہ صبح درس قرآن ارشاد فرماتے۔ ابتدائی فارسی و صرف کے درجہ کے طلباء سے لے کر منتہی طلباء تک سب اس میں شریک ہوتے۔ ۲ سال سے ۸ سال تک آپ تکمیل کرا دیتے تھے۔ دس کتابیں احادیث شریف کی آخری تین سال کے طلباء کو پڑھاتے تھے۔ آپ کی تعلیم اتنی سادہ مگر دل کش و دلنشیں ہوتی تھی کہ اس عرصہ میں پڑھنے والے آگے چل کر بہترین مدرس بن جاتے تھے۔ افہام و تفہیم کا قدرت نے آپ کو ایسا ملکہ نصیب فرمایا تھا کہ مشکل سے مشکل مسئلہ آپ چٹکیوں میں حل کر دیتے تھے۔ آپ کے اخلاص و تقویٰ کی برکت اور اساتذہ و مشائخ کی نظر کرم سے حق تعالیٰ نے آپ کو ایسی شان محبوبیت نصیب فرمائی تھی کہ شاگرد آپ پر جان چھڑکتے تھے اور دل و جان سے آپ پر فدائی ہوتے تھے۔ یہ سب اخلاص و ذکر الٰہی کا صدقہ تھا کہ آپ نے بہت جلد پورے صوبہ سندھ میں ایسا علمی مقام حاصل کر لیا کہ تمام ہمعصر پیچھے رہ گئے۔

بیعت

پیر طریقت حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ کے ہاتھ پر آپ نے ۱۹۴۸ء میں بیعت کی۔ حضرت ہالیجویؒ کی بیعت کا تعلق حضرت مولانا تاج محمود امروٹیؒ اور ان کا حضرت حافظ محمد صدیق صاحبؒ بھر چونڈی شریف والوں سے اور ان کا سوئی شریف کی خانقاہ سے تھا۔

حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ سے آپ کو اجازت وخرقہ خلافت حاصل ہوا اور ان کے وصال کے
ایسی نسبت شیخ منتقل ہوئی کہ آپ دیکھتے ہی علاقہ بھر میں محبوب المشائخ بلکہ شیخ المشائخ ہوگئے۔ بلاشبہ
ھوں فرزندان اسلام نے آپ سے بیعت کا تعلق قائم کیا ہوگا' اور ذکر الٰہی کی نعمت سے اپنے قلوب وجگر کی
یا کو آباد کرنے والے بن گئے ہوں گے۔

ریکی زندگی

۱۹۵۶ء میں آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے اپنے تحریکی دور کا آغاز کیا۔ ایوب خان
ے عائلی قوانین' ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا فتنہ' تحریک نظام مصطفیٰ اور ایم 'آر' ڈی' غرضیکہ تمام ملکی وقومی
یکوں میں آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی اور مرکزی عہدوں پر آپ فائز
ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کی امارت بھی آپ کے حصہ میں آئی۔ آج کل اہل حق کے قافلہ جمعیۃ علماء
لام پاکستان کے آپ سرپرست اعلیٰ تھے۔ شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ قائد جمعیۃ مفکر اسلام
لانا مفتی محمودؒ' روح رواں جمعیۃ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ' حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ' حضرت
الحدیث مولانا عبدالحقؒ' حضرت مولانا گل بادشاہؒ اور دیگر جمعیۃ علماء اسلام کے راہنماؤں سے آپ کے نہ
ف مثالی تعلقات تھے بلکہ وہ تمام حضرات آپ کی قدردانی کرتے تھے' اور آپ کے علم وفضل کے نہ
ف معترف بلکہ مداح تھے۔

ریک ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی تردید کے لئے اس وقت اپنے اکابر کے جانشین
ے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں اپنے شیخ حضرت ہالیجویؒ کے ہمراہ سکھر کی عظیم الشان کانفرنس میں
کت کی۔ ہزاروں بندگان خدا کو دن رات ایک کرکے تحریک سے وابستہ کردیا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء
ں لاہور انجمن خدام الدین شیرانوالہ کے مدرسہ میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان
ں آپنے مندوبکے طور پر شرکت فرمائی۔ اور قادیانیوں کے ارتداد وزندقہ پر ایسی جامع ومانع علمی گفتگو فرمائی۔
ں پر تحریک ختم نبوت کے قائد شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ' مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے
پ کی گفتگو کو بہت سراہا۔ شیعہ مکتب فکر کے رہنما اور مجلس عمل کے ممبر سید مظفر علی شمسی نے اٹھ کر آپ

کی پیشانی کا بوسہ لیا اور مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ نے آپ کو گلے لگایا' اور بیساختہ کہا کہ حضرت آپ نے فتنہ قادیانیت کے ارتداد و زندقہ پر ایسی علمی گفتگو فرمائی ہے۔ جس سے نہ صرف اس فتنہ کی سنگینی ہم پر واضح ہوگئی بلکہ اس کی شرعی سزا (سزائے ارتداد) پر بھی ہمیں انشراح ہوگیا۔ اس وقت تحریک ایسے مرحلہ میں داخل ہوگئی ہے کہ جو مطالبہ ان کے غیر مسلم اقلیت کا ہم نے رکھا ہے اس کو لے کر آگے چلنا ہوگا۔ ورنہ شرعاً قادیانی فتنہ کا علاج وہی ہے جو آپ نے واضح فرمایا' یا جو قرن اول میں صدیق اکبرؓ نے اس پر عمل درآمد کیا۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف قدرت نے آپ کے دل میں ایسی تڑپ پیدا فرمادی تھی کہ آپ کی مساعی جمیلہ سے سندھ کی دھرتی کا ہر عالم دین قادیانیت کے خلاف ''سنت صدیقیؓ '' کا علمبردار بن گیا۔

آپ نے بارہا چنیوٹ کی ختم نبوت کانفرنس میں خطاب فرمایا۔ آپ کا خطاب اتنا دلنشیں ہوتا تھا کہ سامعین عش عش کر اٹھتے تھے۔ حق تعالیٰ شانہ نے ہمارے اس دور میں متکلم اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مجاہد اسلام حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؒ بیر شریف کو سمجھانے کا خوب ملکہ نصیب فرمایا۔

اس دور میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشیؒ کو تصویر سے جتنی نفرت تھی۔ اس پر ان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ آپ ایک دفعہ چنیوٹ تشریف لائے کسی اخباری نمائندہ نے آپ کا فوٹو لے لیا۔ آپ سٹیج سے اتر کر قیام گاہ پر آگئے۔ جب تک کیمرہ مین سے کیمرہ کی فلم منگوا کر آپ کو نہیں دی گئی آپ سٹیج پر نہیں گئے۔ فلم لے کر پہلے ضائع کی پھر سٹیج پر تشریف لے گئے۔ ساری زندگی شناختی کارڈ نہیں بنوایا۔ حج کے لئے درخواست نہیں دی۔ پہلی بار بغیر تصویر کے حج پر گئے۔ دوبارہ تصویر ہونے کے خطرہ سے حج و عمرہ کو چھوڑ دیا۔ یہ آپ کا تقویٰ تھا۔ قدرت نے آپ میں ایسی خوبیاں ودیعت فرمائی تھیں۔ ان پر جتنا ان کو خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام اکابر سے آپ کے مثالی تعلقات تھے۔ موجودہ امیر مرکزیہ حضرت اقدس قبلہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے صرف ملنے کے لئے میر صبح صادق کھوسہ کے ہمراہ لاڑکانہ سے خانقاہ سراجیہ کا طویل سفر کیا۔ خانقاہ شریف تشریف لائے تو پتہ چلا کہ حضرت قبلہ ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے خانقاہ شریف سے ربوہ کا رخ کیا۔ مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی تشریف لائے ملاقات وزیارت کی کچھ وقت ساتھ گذارا اور پھر واپس بیر شریف کے لئے سفر فرمایا۔

حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم بھی جب اندرون سندھ کا سفر فرماتے تو بیر شریف

شریف لے جاتے۔ ایک دفعہ پیر شریف تشریف لے گئے تو حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشی ؒ
م خدام کو کمرہ سے رخصت کر دیا۔ خود حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے سامنے لیٹ
ور خواست کی کہ میرے جسم پر دم فرمادیں۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم دیر تک
تے رہے۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت پیر شریف والوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قلب پر رکھ دیا اور
حضرت اس پر بھی دم کر دیں۔ اور توجہ دے دیں۔ جو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا معروف طریقہ
ہے اس پر حضرت نے عمل کیا۔ ایک بار کراچی علاج کے لئے تشریف لائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم
کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری بھی کراچی آئے ہوئے تھے۔ پتہ چلا تو ہسپتال
، کے لئے تشریف لے گئے حضرت کو فالج کی تکلیف تھی۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب سے مصافحہ کیا
باتھ سے مولانا کے ہاتھ کو دبایا اور مسکرا کر فرمایا کہ میں نے آپ کا ہاتھ اس لئے دبایا تاکہ آپ کو تسلی
یرے ہاتھ پر اب فالج کا اثر نہیں رہا بلکہ اس نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ آپ کی ختم نبوت کے
پر کام کرنے والوں سے دلی تعلق اور شفقت کا بے نظیر نمونہ تھا۔

گذشتہ سے پیوستہ سال سندھ میں جگہ جگہ سے قادیانی شرارتوں کی رپورٹ آنے لگی۔ حضرت
خواجہ خان محمد صاحب نے حضرت پیر شریف والوں کو والا نامہ تحریر فرمایا۔ آپ نے سندھ کے علماء
کے نام ایک خط تحریر فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت کی ڈیوٹی لگ گئی۔ پنجاب و سندھ کے
ایک ساتھ چلے۔ ٹھٹھہ سے لے کر سکھر تک پورے سندھ کے ہر ضلعی صدر مقام پر کانفرنسوں
نشنوں کا ایسا مربوط سلسلہ قائم ہوا کہ پورا سندھ ایک ہی دورہ سے فتنہ قادیانیت کے خلاف جاگ
تی یہ ہے کہ قدرت نے بہت ساری خیر و برکت آپ کی ذات میں جمع کر دی تھی۔ اور وہ تمام کی تمام
ملام کی ترویج و اشاعت اور فتن باطلہ کی بیخ کنی کے لئے آپ نے وقف کر دی تھی۔

طالبان کی جہادی تحریک کے آپ دل سے قدردان تھے۔ بیماری کے باوجود تھوڑا سا افاقہ ہوتے
نستان تشریف لے گئے۔ امیر المومنین ملا عمر سے ملاقات کی اور ہمیشہ ان کی مالی اعانت فرماتے رہے۔
نے اپنے متعلقین کو جہاد کی اس وقت ترغیب دی جب جہاد کا مسئلہ "نسیاً منسیا" ہو چکا تھا۔

ک خواب

ایک دفعہ حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب پیر شریف تشریف لے گئے تو آپ کو حضرت

پیر شریف والوں نے اپنا خواب سنایا۔ کہ خواب میں دیکھا کہ میں مدینہ طیبہ میں ہوں۔ آپ ﷺ کمبل مبارک لے کر استراحت فرمارہے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کے قدمین شریفین دبانے کی سعادت حاصل کی۔ میری اہلیہ پردہ میں میرے ساتھ تھیں۔ انہوں نے بھی پاؤں مبارک کو دبانے کی اجازت کے لئے مجھے کہا۔ میں نے آپ ﷺ سے استدعا کی کہ آپ ﷺ کی خادمہ بھی پاؤں مبارک کو دبانے کی سعادت حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ آپ ﷺ اس پر خاموش رہے۔ آپ ﷺ کی خاموشی سے میں عدم اجازت سمجھا۔ چنانچہ وہ باپردہ علیحدہ بیٹھی رہیں۔ حضرت پیر شریف والے فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ قادیانی شرارتوں' قادیانی ارتداد وزندقہ سے آپ ﷺ کی امت بہت پریشان ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے امت کی تسلی کے لئے چند خیر وبرکت کے کلمات ارشاد فرمائے۔ جنہیں سنتے ہی خواب میں میں (حضرت پیر شریف)بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ یہ قادیانی فتنہ آخر ختم ہونے والا ہے۔ فالحمد للہ!:

معمولات

عمر بھر سفر و حضر میں نماز ہمیشہ باجماعت ادا فرمائی۔ زندگی بھر کی ایک نماز بھی وفات کے وقت آپ کے ذمہ نہیں تھی۔ فرماتے تھے کہ مجھے اسم ذات کا علم ہے۔ اس اسم ذات کو میں نے فرائض کی پابندی اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ہمیشہ کا معمول بنایا ہوا ہے۔ اسماء الحسنٰی' سورۃ یٰسین' درود وظائف اور ذکر الٰہی آپ کا ہمیشہ کا معمول تھا۔ دین کی تعلیم وترویج آپ کی زندگی کا نصب العین تھا۔

وفات

۱۶ رمضان المبارک کو شام پونے سات بجے ڈاکٹر عبدالصمد صاحب اپنے معالج کے ہاں کراچی میں انتقال فرمایا۔ وفات سے چند ساعت پہلے فرمایا تکلیف ہے یہ بھی قدرت کا عطیہ ونعمت ہے۔ اس پر بھی خوش ہوں کلمہ شریف پڑھا تین بار اللہ اللہ اللہ کہا اور یہ کہتے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کراچی سے آپ کی میت مبارک کو پیر شریف لایا گیا۔ دوسرے دن ۱۷ رمضان المبارک کو پونے چار بجے جنازہ ہوا۔ پورے سندھ وبلوچستان سے انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جمع ہوگیا۔ جو بلا مبالغہ ایک لاکھ سے کم نہیں ہوگا۔ آپ کی مسجد شریف سے متصل پہلے سے موجود قبرستان میں آپ کو سپرد رحمت باری کردیا گیا۔

پ کے پانچ صاحبزادے مولانا حافظ عبدالعزیز، مولانا عبدالحفیظ، مولانا عبدالمجیب، عالم دین
د عبداللہ، حافظ عبدالرحمن زیر تعلیم ہیں۔ پانچ صاحبزادیاں ہیں۔ اہلیہ محترمہ بھی زندہ سلامت
شاگرد لاکھوں متعلقین سب آپ کے ورثا ہیں۔ جو سب ہی بجا طور پر تعزیت کے مستحق ہیں۔
دو عالم ﷺ نے :

وت العالم موت العالم"

سچ فرمایا پروردگار باری تعالیٰ نے :

ل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام"

ے اللہ! ہمارے مخدوم حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ کی مغفرت فرما اور ان کو اپنی جوار
نصیب فرما۔

آمین بحرمتہ النبی الامی الکریم وخاتم النبیین ﷺ

بقیہ از: ۴۱

نظر

: نعیم بن حمادؒ حضرت ابو جعفر (محمد باقرؒ) سے روایت کیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ
وقت تک ظہور نہ ہوگا جب تک تم (ایک خاص قسم کی) ظلمت و تاریکی نہ دیکھ لو۔ حضرت
ے روایت ہے کہ امام مہدی علیہ الرضوان کا اس وقت تک ظہور نہ ہوگا جب تک اعلانیہ اللہ
الفرنہ کیا جائے۔ حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا
ظہور نہ ہوگا جب تک کہ ہر نو میں سات اشخاص قتل نہ کردیئے جائیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے
حضرت مہدی علیہ الرضوان اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے خشوع کرنے والے ہوں گے جیسے "کرگس"
عاجزی اور خشوع کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس
حضرت مہدی علیہ الرضوان خروج فرمائیں گے وہ ایسے لگتے ہوں گے گویا نبی اسرائیل میں سے
حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت مہدی کا حلیہ بیان کرتے
ان میں ثقل (بوجھ) کا ذکر فرمایا (کہ اس ثقل کی وجہ سے) جب انہیں گفتگو کرنا دشوار ہوگا تو اپنا
ائیں ران پر ماریں گے ان کا نام اور ولدیت میرے موافق ہوگی۔

تبرکات اکابر!

حضرت پیر شریف والوں کے والا نامہ کا عکس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
ملتان پاکستان
Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat
HEAD OFFICE: HAZOORI BAGH ROAD, MULTAN-PAKISTAN PHONE: 514122- FAX: 58386
OVERSEAS OFFICE: 35, STOCKWELL GREEN LONDON SW9 9HZ (U.K.) PH: 0171 737 8199 FAX. 0171 978 9047

بسم الله الرحمن الرحيم

نمبر
شمار
زيد

محبوب گرامي

السلام عليكم ورحمة الله. گذارش ته سڄي ملڪ ۾ قاديانين جون سرگرميون افسوسناڪ ۽ ناقابل برداشت حد تائين وڌي ويون آهن. خصوصاً سنڌ ۾ قاديانين نشانو بڻائڻ شروع ڪيو آهي. ان ڪري ضروري آهي ته علماءِ ڪرام بيدار ٿي ميدان عمل ۾ نڪري اچن.

ان سلسلي ۾ سنڌ جي سڀني ضلعن ۾ هڪ دعوت نامو جي پيغام تي ذيل تفصيل مطابق علماءِ ڪرام جون مجلسون طلب ڪيون ويون آهن. سڀني عالمن، خطيبن، مقررن، واعظين، مبلغن، مدرسن ۽ ديني درد رکندڙن مسلمانن کي گذارش ڪريان ٿو ته اهي ختم نبوت جي حوالي سان منعقد ٿيندڙ پروگرامن ۾ گهڻي کان گهڻي تعداد ۾ شرڪت ڪري عندالله ماجور ٿين. ۽ پنهنجي اسلامي ذميواري نڀائڻ [illegible]

تحرير محمد حق نقط

والسلام
دعاگو ۽ دعاجو
عبدالڪريم
[illegible]

نوٽ: گذارش جو دعوت نامو منسلڪ آهي.

بسلسلہ قادیانی شبہات کے جوابات

حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور مولانا عبیداللہ سندھیؒ

ادارہ

سوال نمبر۵۹: الہام الرحمٰن میں حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے حوالہ سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار لکھا ہے۔

جواب نمبر۱: حضرت مولانا عبیداللہ صاحب ’’مرد مجاہد تھے۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے شاگرد اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے ساتھی اور امام الہند حضرت شاہ ولی اللہؒ کے نظریات کے علمبردار تھے۔ ان کی طرف وفات مسیح کی نسبت کرنا زبردست زیادتی اور غلط بیانی ہے۔ بات کا تجزیہ کرنے سے قبل چند امور لائق توجہ ہیں۔

(الف) مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ نے ’’مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے علوم وافکار‘‘ کے صفحہ ۷۸ پر تحریر کیا ہے کہ:

’’مولانا عبیداللہ سندھی کی طرف منسوب تحریریں اکثر وہ ہیں جو املائی شکل میں ان کے تلامذہ نے جمع کی ہیں۔ مولانا کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی تحریرات اور بعض کتب بہت دقیق، عمیق اور فکر انگیز ہیں اور مستند بھی ہیں۔ لیکن املائی تحریروں پر پورا اعتماد نہیں کیا جاسکتا اور بعض باتیں ان میں غلط بھی ہیں جن کو ہم املا کرنے والوں کی غلطی پر محمول کرتے ہیں۔ مولانا کی طرف ان کی نسبت درست نہ ہوگی۔‘‘

(ب) مولانا عبیداللہ سندھیؒ اور ان کے علوم وافکار صفحہ ۸۴ پر ہے کہ:

’’مولانا عبیداللہ سندھیؒ، مولانا شاہ ولی اللہؒ اور مولانا شیخ الہند کے طریقہ سے باہر نہیں نکلے۔ یہ باتیں ایسی ہیں کہ املاء کرنے والوں نے مولانا سندھیؒ کی تقریر کو یا تو سمجھا نہیں یا اپنے ذہن کے مطابق کشید کیا ہے۔ یہ قابل اعتبار نہیں اور نہ لائق اعتناء ہیں۔‘‘

(ج) مولانا محمد منظور نعمانی نے الفرقان شاہ ولی اللہؒ نمبر کے اداریہ صفحہ ۴ پر نگاہ اولین کے تحت حضرت سندھیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ:

’’جوبات میں ایسی کہوں جس کو حضرت شاہ ولی اللہؒ، شاہ عبدالعزیزؒ اور ان کے مستفضین یا

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے یہاں نہ دکھا سکوں تو میں اس کو ہر وقت واپس لینے کو تیار ہوں میں ان اکابر کے علوم سے باہر نہیں جاتا۔ اگر فرق ہوتا ہے تو صرف تعبیر کا۔"

ان وضاحتوں کے بعد اب الہام الرحمٰن کی ان عبارتوں کو دیکھا جائے جو وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق ہیں۔ تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ وفات مسیح کے عقیدہ کی مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی طرف نسبت سو فیصد نہیں ہزار فیصد غلط ہے۔ اس لئے کہ مولانا عبیداللہ سندھیؒ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے پیروکار اور حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد تھے۔ یہ تمام حضرات 'حیات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ ایسے بیسوں علماء حضرت سندھیؒ کے شاگرد ہیں جو سب حیات مسیح کے قائل تھے۔ تو ثابت ہوا کہ مولانا کے اساتذہ و مشائخ و شاگرد جب سب حیات مسیح علیہ السلام کے قائل ہیں' اور خود مولانا سندھیؒ فرماتے ہیں کہ میں ان کی رائے کے خلاف نہیں جاتا تو وہ پھر کیسے وفات مسیح کے قائل تھے؟۔

جواب نمبر ۲: مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی طرف جن کتب میں وفات مسیح کی نسبت کی گئی ہے ان میں سے ایک کتاب بھی مولانا سندھیؒ کی اپنی تحریر کردہ نہیں۔ دوسرے لوگوں نے لکھ کر ان کی طرف نسبت کر دی ہے۔ دو کتابیں اس وقت میرے سامنے ہیں۔ ایک ان کے اپنے ہاتھ کی ہے۔ دوسری انہوں نے مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کو پڑھائی اور تحریر کرائی۔ ان میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔ جب ان کے ہاتھ سے تحریر کردہ کتاب میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ موجود ہے تو پھر دوسروں کی کسی بات کا کیا اعتبار ہے۔

چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے افکار پر مشتمل رسالہ محمودیہ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے ترجمہ عبیدیہ کے نام سے تحریر کیا ہے۔ جس کے ص ۲۶' ۲۷ پر مولانا سندھیؒ فرماتے ہیں:

"فعسی ان تکون ساداً لافق الکمال غا شیا لاقلیم القرب فلن یوجد بعدك الا ولك دخل فی تربیته ظاهراً وباطناًحتی ینزل عیسیٰ علیه السلام"

ترجمہ: تو عنقریب کمال کے افق کا سردار بن جائے گا اور قرب الٰہی کی اقلیم پر حاوی ہو جائے گا۔ تیرے بعد کوئی مقرب الٰہی ایسا نہیں ہو سکتا جس کی ظاہری و باطنی تربیت میں تیرا ہاتھ نہ ہو۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں۔

اسی طرح الخیر الکثیر جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی تصنیف ہے جس کا ترجمہ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے املا کرایا ہے۔ تحقیق و ترجمہ لکھنے والے مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی ہیں۔ حیدر آباد سندھ کی

اللہ اکیڈمی سے شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۰۶ پر ہے:

"اسی نوع کے امام عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ چیز ان کو جبرائیل علیہ السلام کی پھونک سے حاصل ہے اور اس لئے معین ہوا ہے کہ نازل ہو کر دجال کو قتل کرے۔

اس کے صفحہ ۱۱۷ پر ہے: "عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر نازل ہوں گے۔"

ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کوئی حضرت سندھیؒ کی نسبت وفات مسیح کے عقیدہ کی طرف اس سے بڑا اور کوئی ظلم نہیں ہو سکتا۔

جواب نمبر ۳: الہام الرحمٰن جو موسیٰ جار اللہ وغیرہ کی تحریر کردہ ہے غلط طور پر حضرت سندھیؒ کی منسوب کی گئی ہے۔ اس کی ثقاہت کا یہ عالم ہے کہ محمد نور مرشد نے اس کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:

"مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے بعض تابعین کے حوالے سے لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام وفات ہیں۔"

اب جس کتاب میں مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی طرف یہ روایت کی گئی ہو اس کتاب کے غیر مستند کے لئے اتنی بات کافی ہے۔ اس لئے کہ مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح کی حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مستند کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کے ہوتے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کے شارح، قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلہ کے علمبردار، مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے متعلق جس کتاب میں ایسی بے سروپا، غلط و من گھڑت روایت درج کی ہے۔ تو نا ممکن نہیں کہ اس میں مولانا سندھیؒ کی طرف غلط روایت منسوب کر دی گئی ہو۔

جواب نمبر ۴: مولانا عبدالحمید سواتی دامت برکاتہم پاکستان میں حضرت سندھیؒ کے نظریات کے اور ترجمان سمجھے جاتے ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب "مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے علوم و افکار" کے صفحہ ۵۷ پر اس مسئلہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے:

"مولوی محمد معاویہ مرحوم آف کبیر والا بھی مولانا سندھیؒ کے مشن اور کتب سے دلچسپی رکھتے انہوں نے الہام الرحمٰن جلد اول و جلد ثانی کا اردو میں ترجمہ بھی شائع کرایا تھا۔ اس کی اشاعت کے وقت ان سے عرض کیا تھا کہ مولانا سندھیؒ کی طرف مسئلہ وفات المسیح کی نسبت درست نہیں۔ اس کی کچھ ت ہونی چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے اس کی طبع دوم کے وقت ایک مختصر سا مضمون شائع کرایا تھا۔

اصل میں وفات مسیح کا مسئلہ مرزائیوں، قادیانیوں اور لاہوریوں نے زیادہ اٹھایا تھا تاکہ وفات مسیح

کو ثابت کرنے کے بعد ان تمام احادیث کی تاویل اپنے زعم فاسد کے مطابق مرزائی قادیانی پر چسپاں کر سکیں اور یہ لوگ اسی عقیدہ فاسدہ کی بنا پر اور اجرائے نبوت کے قائل ہونے کی وجہ سے تمام طبقات امت کے نزدیک مرتد کافر زندیق اور خارج از اسلام ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج تک اہل اسلام میں سے کسی نے اس (حیات عیسیٰ علیہ السلام) کا انکار نہیں کیا اور قرب قیامت میں مسیح علیہ السلام کا نزول اجماعی عقیدہ ہے اور پھر یہ کہہ کر مغالطہ دینا کہ علم کلام کی کتابوں شرح مواقف اور عضدیہ وغیرہ میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ بہت غلط بات ہے جبکہ امام اعظم امام ابو حنیفہؒ کی فقہ اکبر میں اور بیان السنۃ یا عقیدۃ الطحاوی میں اس کا ذکر موجود ہے جو علم کلام کا سب سے قدیم اور صحیح ماخذ ہے۔ پھر اس کا انکار کس طرح روا ہو سکتا ہے۔ اس کو بجز گمراہی اور کجروی کے اور کیا تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور اس طرح مولانا ابو الکلام آزادؒ اور بعض دیگر علماء کرام ایک اور بات کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دین کو اللہ تعالیٰ نے مکمل کر دیا ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ پر دین کی تکمیل ہو چکی ہے اور تکمیل دین کی آیت قرآن کریم میں نازل ہو چکی ہے۔ اب دین کی تکمیل کسی نئے ظہور پر موقوف نہیں۔ مسیح علیہ السلام اگر دوبارہ زمین پر آئیں گے یا مہدیؑ کا ظہور ہو گا تو یہ تکمیل دین کے لئے نہیں ہو گا بلکہ یہ قیامت کی علامات کے طور پر ہو گا۔ مسیح علیہ السلام کوئی نیا حکم جاری نہیں کریں گے۔ قرآن و سنت کے مطابق ہی عمل کریں گے اور اسی پر لوگوں کو کاربند بنائیں گے۔ حضور ﷺ کی بعثت کے بعد قرآن و سنت پر عمل کرنا اور عمل کرانا یہ امت کا فریضہ ہے۔ یہ نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں' اور انتظار کریں کہ مسیح علیہ السلام اور مہدیؑ کا ظہور ہو گا تو اس پر عمل مکمل ہو گا۔ یہ نظریہ باطل اور گمراہ کن ہے۔ یہ روافض اور اس قسم کے گمراہ لوگوں کا اعتقاد ہو سکتا ہے نہ کہ اہل ایمان کا۔ (ص ۷۴' ۷۵)

الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول خیر الانام ﷺ

اس نام کا خوبصورت چوبیس صفحات کا دیدہ زیب رسالہ مولانا میاں ایاز احمد حقانی مہتمم جامعہ اسلامیہ فریدیہ مانگڑہ شب قدر فورٹ چارسدہ ضلع پشاور کے پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں۔

ادارہ

معجز نما نعت

مولانا سعید احمد صاحبؒ مدیر ماہنامہ برہان دہلی ۷۶ کے کسی شمارہ میں لکھا کہ ٹھا کر داس اثیم نامی ہندو صحافی میرے دوست تھے۔ جو بینائی کھو بیٹھے ایک دن میں گیا تو وہ بغیر عینک کے نوجوانوں کی طرح اخبار کے مطالعہ میں مصروف تھے۔ میں نے کہا ٹھا کر داس علاج اپریشن کی اطلاع نہیں اور کمال ہے کہ بینائی کیسے واپس آگئی۔ توانہوں نے کہا کہ مولانا آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ :"اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی۔" ہوا یہ کہ میرے ایک دوست پڑوسی حج پر جارہے تھے میں نے انہیں ایک نعت لکھ کر بارگاہ نبوت میں پیش کرنے کی درخواست کی۔ پس اس نعت کا حضور ﷺ کے مواجھہ شریف پر پڑھنا تھا کہ مالک الملک نے میری بینائی واپس لوٹادی۔ وہ نعت معجز نمایہ ہے :

پھیکا ہے نور خوبہ انور کے سامنے ہے ہیچ مشک زلف معنبر کے سامنے
خجلت سے آب آب ہیں نسریں ویاسمین کیا منہ دکھائیں جاکے گل تر کے سامنے
ہے زنگ معصیت سے سیاہ دل کا آئینہ کیا اس کو لے کے جاؤں سکندر کے سامنے
قسمت کا لکھا مٹ نہیں سکتا کسی طرح تدبیر کیا کرے گی مقدر کے سامنے
چشم کرم ہو آنکھ میں آجائے روشنی کہنا صبا یہ جاکے پیغمبرؐ کے سامنے
شیشہ نہ ہو نہ سنگ ہو چشم ہونور کا اس کو لگا کے جاؤں میں سرورؐ کے سامنے
جس درسے آج تک کوئی لوٹا نہ خالی ہاتھ دست طلب دراز ہے اس دار کے سامنے
رضوان تجھے جو ناز ہے جنت پہ اس قدر کیا چیز ہے وہ روضہ اطہر کے سامنے
سرپہ ہو ان کا دست شفاعت اثیم کے جس دم کھڑا ہو داور محشر کے سامنے

مدینہ طیبہ کی ارض مقدس

کیلاش چندر جوہر ہندو ایک نعتیہ مشاعرہ میں اس کی نعت اول آئی۔ اس لئے وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ وہ نعت یہ ہے :

یہ ارض مقدس یہ طیبہ کی زمیں ہے جنت بھی یہیں وارث جنت بھی یہیں ہے
اتنا کوئی اللہ کا محبوب نہیں صورت بھی حسین آپؐ کی سیرت بھی حسین ہے
جس نے نہ کیا گنبد خضراء کا نظارہ وہ آنکھ حقیقت میں کوئی آنکھ نہیں ہے
اے خاک مدینہ ترے اعجاز کے صدقے جو فرش نشیں ہے وہ یہاں عرش نشیں ہے
دنیا کا عقیدہ بھی ہے اپنا بھی یقین ہے خوشی ہے مدینے میں کہیں اور نہیں ہے
ہے نام محمد ﷺ سے مجھے حسن عقیدت اب کفر مرا کفر نہیں حاصل دین ہے

ڈاکٹر شام لال نے کہا

فردِ گناہ آئی ہے خلقت لئے ہوئے حضرت ﷺ ہیں دل میں عزمِ شفاعت لئے ہوئے
کیا ڈر ہو مجھ کو قبر قیامت کا روزِ حشر سرید ہوں اپنے سایہ رحمت لئے ہوئے
کچھ بھی نہیں سوائے معاصی بے حساب اسی پہ بھی ہوں امید شفاعت لئے ہوئے
مجھے بھی کاش دولت دیدار ہو نصیب ارماں لئے ہوئے ہوں حسرت لئے ہوئے
اس دل کو کیا کہوں یہ بتا شام دلفگار جو دل نہیں ہے آپ کی الفت لئے ہوئے

بھنور سنگھ نازش

عشق رسول ﷺ کی ہے جو دولت لئے ہوئے وہ دل ہے دو جہاں کی عظمت لئے ہوئے
عالم تھا کفر وشرک کی ظلمت لئے ہوئے اے حضورؐ شمع ہدایت لئے ہوئے
ہر صبح آئی طیبہ سے لے کر سرورشام ہر شام آئی صبح مسرت لئے ہوئے
سنگ در حضور ﷺ پہ سر میں نے رکھدیا یہ سر ہے دوجہان کی عظمت لئے ہوئے
نازش کو حشر میں ہو جہنم کی فکر کیا آیا ہے وہ حضورؐ کی نسبت لئے ہوئے

اس پر عابد کیفی نے کہا

جس کو درِ رسول ﷺ کی دولت نصیب ہے
ہے اصل میں جہاں کی وہ دولت لئے ہوئے

مظفر الحق تبسم نے کہا

فاران کی چوٹیوں کا اندھیرا نکھر گیا
جب آئے آپ شمع ہدایت لئے ہوئے
کملی کے ایک ٹکڑے کی وسعت تو دیکھئے
قبضے میں دو جہاں کی حکومت لئے ہوئے

قادیانیت ملت اسلامیہ کے لئے خطرہ کیوں؟

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کا فکر انگیز خطاب

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ وان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاتقون۔ قال النبی ﷺ المسلمون کرجل واحدان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ وفی روایہ کمثل الجسد اذا اشتکی عضو تداعی لہ سائر جسدہ بالسھر اوکما قال النبی ﷺ۔

صاحب صدر گرامی قدر واجب الاحترام علماء کرام اور معزز سامعین!

اس وقت پوری دنیا میں امت مسلمہ عجیب وغریب حالات سے دوچار ہے۔ روس کے انقلاب کے بعد وہاں کی مسلم ریاستوں پر کیا گزری یہ صرف انکا مسئلہ نہیں پوری امت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔ کشمیر میں مسلمانوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے یہ صرف ان کا مسئلہ نہیں پوری امت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی صحرا نوردی پورے عالم اسلام کی ایک راہ مجبوری اور ایک آہ بے بسی ہے۔ افغانستان میں اسلامی نظام نہ چل سکے اس لئے بیرونی طاقتوں کی تگ وتاز صرف وہاں کا مسئلہ نہیں پوری امت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔ ہندوستان کے مسلمان کروڑوں میں ہوتے ہوئے دوسروں کے رحم وکرم پر ہیں۔ کیا یہ صرف ان کا مسئلہ ہے یا پوری امت کا مسئلہ ہے۔ اس کے لئے منطقی زبان کی ضرورت نہیں اس کا جواب اپنے دل کی دھڑکنوں سے لیں۔ اپنے دلوں کو ٹٹولیں ان ممالک میں جہاں بھی کسی مسلمان کی شہ رگ کٹتی ہے کیا آپ کا دل نہیں تڑپتا یہ کیوں اسی لئے کہ یہ ایک امت ہے اور اس کا نفع بھی ایک ہے اور نقصان بھی ایک۔ سب مسلمان ایک جسد ہیں۔ جب کسی حصہ بدن پر کوئی افتاد آتی ہے دوسرے اعضاء بدن کا بھی قرار باقی نہیں رہتا۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ:

”تری المومنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضو تداعی لہ سائر جسدہ بالسھر والحمی“ (رواہ البخاری)

چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

برادران اسلام! امت مسلمہ کسی ایک ملک یا کسی ایک خطہ زمین میں گھری نہیں یہ پوری دنیا میں پھیلی امت ہے اور اس کی فلاح وبہبود ہم سب کا ایک مسئلہ ہے اسے مغربی قوتوں پر قیاس نہ کریں۔ ان کے ہاں برطانیہ' جرمنی' فرانس' اور ہالینڈ سب علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں اور ہر ایک کا نفع ونقصان ان کا اپنا مسئلہ ہے۔ مگر ہماری پوزیشن یہ نہیں ہم دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں ہم ایک قوم اور ایک ملت ہیں۔

اپنی ملت کا قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک ونسب پر انحصار
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

یقین کیجئے ہماری ہر دوسری حیثیت اس ایک ملت کے احساس میں گم ہے سو ہمیں یہ بات کبھی نظر انداز نہ کرنی چاہئے کہ ہمارے ہاں سب سے بڑا قومی جرم اور سب سے بڑا دینی گناہ یہ ہے کہ اس ایک امت میں کاٹ لگے' اور ایسے نظریات اور وسائل سامنے لائے جائیں کہ یہ ایک نہ رہ سکے اس کی وحدت ٹوٹ جائے۔

برادران اسلام! اس نازک موڑ پر ہمیں یہود ونصاریٰ یا ہندو اور بدھ وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے جو دعویٰ اسلام کے ساتھ ہماری صفوں میں گھس آنے والے ملحد اور منافق ہمیں پہنچا سکتے ہیں۔ ان کے ہمارے اندر آنے سے ہماری وحدت کی صفیں ٹوٹیں گی اور جتنے لوگ ہم میں سے نکلیں گے وہ ہماری ہی کاٹ ہوگی۔ یہ امت ٹوٹے گی تو اس سے دوسری امتیں نکلیں گی۔ پہلے اگر ہم سو تھے تو اب ہم نوے یا اسی رہ جائیں گے۔

برادران اسلام! آپ ہی غور کریں کہ تحریک قادیانیت سے کس قوم کی گنتی کم ہو رہی ہے' مسلمانوں کی؟ یہ کس کی وحدت دو حصوں میں بٹ رہی ہے؟ ہماری۔ ہندوؤں کی وحدت ٹوٹی تو ان سے سکھ قوم نکل کر الگ ہوئی۔ مسلمانوں کی وحدت ٹوٹی تو ان سے قادیانی احمدی کا نام اختیار کر کے نکلے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مکہ ومدینہ کی چھاتیوں سے اب دودھ خشک ہو چکا ہے۔ انہوں نے قادیان کو اپنے عقیدے کا مرکز بنایا۔ ان کی نمازیں اور جنازے مسلمانوں سے کٹے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا جو اس پر ایمان نہ لایا تھا۔ دونوں قوموں میں نکاح اور وراثت کی دراڑیں پڑتی گئیں یہاں تک کہ عالم اسلام کی

متفقہ آواز رابطہ عالم اسلامی نے ان کے مسلمانوں سے علیحدہ ایک قوم ہونے کا اعلان کردیا اور ان پر ”لایدخلو المسجدالحرام“ کی پابندی عائد کردی گئی۔

برادران اسلام! آپ خود سوچیں کہ یہ کاٹ کن لوگوں میں واقع ہوئی؟ قوم کن کی تقسیم ہوئی۔ مسلمانوں کی۔ گنتی کن کی نقصان میں آئی؟ مسلمانوں کی۔ ان کی Parcnt Body ہم تھے اور یہ ہم سے نکل کھڑے ہوئے۔ اس سے یہ بات صاف سمجھ میں آتی ہے کہ یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں نے اگر ہمیں نقصان پہنچایا ہے تو ہمارے افراد کو اور ہمارے مفادات کو' اور ظاہر ہے کہ افراد مرتے ہیں قومیں نہیں مرتیں۔ لیکن قادیانیوں نے ہمیں جو نقصان پہنچایا ہے وہ اس امت کو پہنچایا ہے ہماری وحدت میں انہوں نے کاٹ کی ہے اور ملت اسلامیہ کو اپنے مرکز کعبہ سے ہٹانے کے لئے یہ ایک عالمی سطح کی سازش ہے جو قادیانیوں نے یہود و نصاریٰ کے اکسانے سے کی ہے۔

ان حالات میں ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنی قومی وحدت کو بچانے کے لئے ہم ہر جگہ مسلمانوں کو جگائیں اور بتلائیں کہ تمہاری قومی وحدت کس چھپے انداز میں کٹ رہی ہے اور جتنے مسلمان ان کی ارتداد کی گود میں گر رہے ہیں اسی نسبت سے امت محمدیہ میں کاٹ ہو رہی ہے۔ ہماری ملت ان سے ہر آن معرض خطر میں ہے اور ہماری دیواروں میں نہایت خطرناک قسم کی سیونگ لگ چکی ہے۔

مسلمان پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور قادیانی بھی اپنے مراکز دنیا میں کھولے ہوئے ہیں یہ کیوں؟ یہ اس لئے کہ اس امت کو ہر طرف سے کٹاؤ میں گھیر اجائے اور اس امت کو ہر طرف سے کم کیا جائے۔

اس وقت ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے اس امت کو مزید ٹوٹنے سے بچایا جائے۔ ایک ہزار نئے آدمی صف اسلام میں داخل نہ ہو سکیں یہ ہمارے لئے اتنا بڑا صدمہ نہیں جتنا صدمہ یہ ہے کہ اس امت کا کوئی فرد اس کے دائرہ سے نکل جائے دوسروں کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دینے کی بجائے اپنے گھر کے لوگوں کو سنبھالنا زیادہ ضروری ہے۔ وہ بھی کوئی قوم ہے جو اپنی قومی سرحدوں کی حفاظت نہ کر سکے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ تمام مسلمان (وہ کہیں بھی ہوں مشرق میں یا مغرب میں) ایک بدن کی طرح ہیں۔ یہ ایک باڈی ہیں۔ اگر انسان کی آنکھ کو تکلیف ہو تو پورا بدن بے چینی میں ہوتا ہے۔ سر درد ہو تو پورا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے اسی طرح مسلمان جہاں بھی ہوں انہیں کوئی تکلیف آئے پورا عالم اسلام تڑپتا ہے۔ جب بوسنیا کے مسلمانوں پر ظلم ہو رہا تھا یہاں برطانیہ کے مسلمان تڑپ رہے تھے۔ تڑپ رہے تھے

یا نہ ؟ اب کشمیر کے مسلمانوں پر جو گزر رہی ہے آپ کس طرح ان کے بارے میں پریشان ہیں یہ کس لئے ؟ محض اس لئے کہ ہم جہاں بھی ہوں ہم ایک ملت ہیں ایک جسد کی طرح ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے قادیان کے مسلمانوں کو ملت سے نکالنا چاہا۔ علماء اسلام قادیان پہنچ گئے۔ قادیانیوں کا موجودہ سربراہ مرزا طاہر لندن چلا آیا اور ملت اسلامیہ سے لوگوں کو نکالنے کے لئے یہاں اپنا ایک بڑا مرکز بنایا۔ الحمد للہ ! کہ مسلمان تمام دنیا کے کناروں سے یہاں بھی آ جمع ہوئے تا کہ اس امت میں اور کٹاؤ نہ لگے اور اس جسد واحد کے اعضاء نہ کٹیں۔ مرزا طاہر جب ہر سال یہ اعلان کرتا ہے کہ اس نے اور آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے تو دوسرے الفاظ میں اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ ہم نے ملت اسلامیہ کے جسد واحد پر اتنے زخم اور لگا دیئے ہیں۔ کیا ان حالات میں ہم پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ اس ملت اسلامی کو مزید کٹاؤ سے بچانے کے لئے ہم دشمن کی طاقت کو ہر طرف سے پچھاڑیں ہندوؤں سے سکھ نکلے تو ہندو قوم میں کٹاؤ پڑا ' مسلمانوں سے قادیانی نکلے تو ملت اسلامی میں کٹاؤ پڑا جو لوگ قادیانی ہوئے زیادہ وہ مسلمانوں سے ہی نکلے ہیں۔

سچے مسیح اور جھوٹے مسیح میں کھلا فرق

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول برحق ہے قیامت سے پہلے ان کی تشریف آوری پر اور قومیں مٹیں گی اور ملت اسلامی بڑھے گی۔ آپ کی تشریف آوری پر یہود و نصاریٰ دونوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور یہ دونوں قومیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کماحقہ ایمان لے آئیں گی۔ قرآن کریم میں خبر دی گئی ہے :

"وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ"

کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ضرور ایمان لے آئے گا۔ سو سچے مسیح کے آنے کا یہ نشان ہو گا کہ اور امتیں مٹیں گی اور امت اسلامی بڑھے گی۔ جبکہ جھوٹے مسیح کا نشان یہ ہے کہ اور امتیں تو مٹی نہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی وجہ سے قوموں کی صف میں دو اور قوموں کا اضافہ ہوا۔ قادیانی مرزائی اور لاہوری مرزائی۔ اور اس نے اپنے ساتھ جو لوگ نکالے وہ زیادہ تر مسلمانوں سے نکالے ہندوؤں اور عیسائیوں میں سے اس نے خال خال لئے لیکن ملت اسلامی سے اس نے سینکڑوں اور ہزاروں آدمی نکال لئے۔ آج دنیا میں ایک ارب اور چالیس کروڑ کے لگ بھگ مسلمان ہیں اور قادیانی اپنی سو سالہ تاریخ کے باوجود مسلمانوں کے مقابل ننانوے اور ایک کی نسبت بھی نہیں

لے سکے۔ یہ اس لئے کہ علماء اسلام نے مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں ہی اس کے پیروں سے نماز' جنازہ' طلاق اور وراثت وغیرہ کے فاصلے قائم کر لئے تھے۔ تاریخ میں کوئی ایسی مذہبی تحریک نہیں ملتی جو ایک پوری صدی گزرنے پر بھی اس کمپرسی میں ہو جس کا مرزا طاہر شکار ہے۔ دیکھئے:

(۱) اس کے دادا مرزا غلام احمد کو پوری زندگی میں آزادی کا ایک سانس نصیب نہ ہوا حکومت انگریزوں کی رہی۔

(۲) اس کے باپ کو آزادی کا ایک سانس نصیب نہیں ہوا۔ پہلے انگریزوں کی غلامی میں رہا پھر مسلمانوں کی غلامی میں۔

(۳) اس کے بھائی مرزا ناصر کو پوری قوم نے قومی اسمبلی میں بلا کر غیر مسلم اقلیت کا سرٹیفکیٹ دیا۔

(۴) قادیانیوں کا موجودہ سربراہ دوبارہ انگریزوں کی غلامی میں لندن میں پناہ گزین ہوا۔

ایک تحریک پر پوری صدی گزر جائے اور اس کو آزادی کا ایک سانس بھی نصیب نہ ہو کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ یہ جس قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں وہ آج بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے مکذبین کے پاس ہے۔ جملہ مسلم ممالک میں سے کوئی ملک بھی انہیں اپنے اندر پناہ دینے کے لئے تیار نہیں۔

برادران اسلام! یہ قادیانیوں کی دنیوی ناکامی کی ایک جھلک ہے۔ رہی ان کی آخرت کی ناکامی' تو جو جو قادیانی موت کے پل کو عبور کر رہا ہے سیدھا "ہاویہ" میں گر رہا ہے:

"ولعذاب الآخرة اکبر لوکانوا یعلمون"

قادیانیوں میں زندوں کے مقابلے کی تو ہمت نہیں۔ مرزا طاہر کو مباہلہ کے لئے ہائیڈ پارک میں آنے کی جرات نہیں مگر جو نہی کوئی شخص فوت ہوتا ہے یا کسی عالمی سازش کا شکار ہوتا ہے تو پھر مرزا طاہر بڑے غیظ و غضب سے اس مرحوم پر برستا ہے۔ صدر ضیاء الحق جب کسی عالمی سازش کا شکار ہوا تو مرزا طاہر نے دعویٰ کیا کہ یہ جو کچھ ہوا ہے میری دعائے مباہلہ کا نتیجہ ہے۔ یہ صورت حال مرزا طاہر کی بوکھلاہٹ کا پتہ دے رہی ہے کہ زندوں کا سامنا کرنے کی تو اسے ہمت نہیں اور فوت شدگان کے مقابلے میں وہ پھولا نہیں سماتا۔ عقاب کی فطرت ہے کہ وہ زندہ شکار پر پڑتا ہے اور گدھ ہمیشہ مردار پر آتے ہیں۔

دربار الٰہی میں حاضری کے آداب سیکھئے

مولانا محمد عبداللہ احمد پور شرقیہ

"حافظوا علی الصلوٰت والصلوۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قٰنتین"

ترجمہ: سب نمازوں کی پابندی کیا کریں اور (خاص طور پر) درمیانی نماز کی' اور اللہ کے سامنے باادب کھڑے ہوا کریں۔

ایک شخص اپنے ساتھ کچھ رقم لے کر گھر سے باہر نکلتا ہے۔ کوئی جیب تراش یا راہزن گھات میں لگا رہتا ہے۔ جہاں اسے موقعہ ملتا ہے' ہاتھ کی صفائی دکھا کر اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ گھر سے نماز ادا کرنے کے لئے نکلے ہیں تو آپ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ کا رخ مسجد کی طرف ہے اور یہ مساجد اللہ رب العزت کے دربار ہیں۔ شاہی دربار میں پہنچ کر بندہ اپنے رب کے حضور میں پیش ہوتا ہے: "فان المصلی یناجی ربہ" (بخاری شریف)

احکم الحاکمین کی حمد و ثناء کے نغمے زبان پر لاتا ہے۔ اس کی عظمت و کبریائی کے بیان کے ساتھ اس کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے۔ کبھی دست بستہ اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے' کبھی جھک کر آداب شاہی بجا لاتا ہے اور کبھی جبین نیاز زمین پر ٹیک کر اپنی بندگی کا اعتراف کرتا ہے۔ بندہ اور کر ہی کیا سکتا ہے؟ بس یہی دو چار مرتبہ کی اٹھک بیٹھک ہے۔ جس سے وہ اپنے عجز و نیاز کا اظہار کرتا ہے اور پھر باادب گھٹنے ٹیک کر بیٹھتا ہے اور یوں عرض گزار ہوتا ہے۔

مولا! میری کیا بساط ہے کہ بندگی کا حق ادا کر سکوں؟ بس تمام قولی بدنی مالی عبادتیں تیری نذر ہیں' میں تیرا ہی پرستار اور تیرے محبوب کا نام لیوا ہوں۔

ے ہمینم بس کہ داند ماہرویم
کہ من نیز از خریداران اویم

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ نماز میں بندہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت

دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھا کر گویا اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ اے اللہ! میں ہر دو عالم سے دست بردار ہو کر تیری بارگاہ میں حاضر ہو رہا ہوں' اور جب اخیر میں سلام پھیرتا ہے تو گویا وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ کسی اور دنیا سے واپس اس دنیا میں آ گیا ہے۔

بہر حال جو بندہ اس طرح کے جذبات کے ساتھ نماز ادا کر کے مسجد سے باہر آتا ہے تو شہنشاہ مطلق کی طرف سے ایک تو اسے خطاؤں کی بخشش کا پروانہ ملتا ہے' دوسرا رب کی خوشنودی اور حسنات ودرجات کی ترقی کا۔ کیا آپ نے کبھی یہ سوچا ہے کہ آپ مسجد کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو آپ کا ازلی دشمن شیطان آپ کے ہمراہ ہو لیتا ہے۔ اس کی پہلی کوشش تو یہ ہوتی ہے کہ آپ راستے ہی سے واپس آ جائیں۔ اگر آپ اندر داخل ہو کر "رکوع کرنے والوں" کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں تو پھر وہ دوسرے حربوں سے کام لیتا ہے۔ ایک ایک رکن میں رخنہ اندازی کی سعی کرتا ہے۔ جماعت میں کہیں خلل (درمیان میں کہیں خالی جگہ) دیکھتا ہے تو وہاں سے گھس کر نمازیوں کے اتحاد اور محبت کو پامال کرتا ہے' کبھی قرات میں مغالطہ ڈال دیتا ہے' کبھی رکعتوں کی تعداد بھلوا دیتا ہے' کبھی وسوسے ڈال کر دلجمعی اور یکسوئی کو ختم کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ شیطانی مشینری کا وہ کارندہ جو لوگوں کی نمازیں خراب کرنے پر تعینات ہے۔ حدیث شریف میں اس کا نام خسنزب بتایا گیا ہے۔ بہر حال وہ ظالم جس نے بہشت سے نکلتے وقت یہ کہا تھا:

"(اے اللہ!) میں بھی گھات لگا کر تیری سیدھی راہ میں بیٹھ جاؤں گا۔ پھر (ان کو گمراہ کرنے کے لئے) ان کے آگے سے آؤں گا' پیچھے سے آؤں گا' دائیں طرف سے آؤں گا' بائیں طرف سے آؤں گا۔"

وہ پوری کوشش میں لگا رہتا ہے کہ آدم علیہ السلام کا بیٹا بامراد اور کامیاب واپس نہ جائے۔ نماز کے ثمرات میں سے اسے کچھ حاصل نہ ہو۔ چنانچہ تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک ہر مرحلے میں اس کی دسیسہ کاریوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

اس لئے میں اپنے ملی بھائیوں کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ:

آپ اپنی نمازیں درست کیجئے۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب جانتے ہیں تو ان پر عمل کیجئے۔ نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ کر کتابیں پڑھ کر معلوم کیجئے۔ اگر آپ نماز کے ساتھ دین کے دوسرے احکام پر بھی عمل پیرا ہیں تو بڑی خوشی کی بات ہے' ورنہ تو یہ خیال نہ کیجئے کہ اور تو کچھ ہوتا نہیں اس نماز پڑھنے کا کیا فائدہ؟ یہ انداز فکر جائے خود ایک شیطانی چکر ہے۔ آپ اس سے بچ کر رہیئے۔ آپ خدا کے

حضور پیش ہو کر تو دیکھئے آپ کی ادائیں مالک کو پسند آگئیں تو وہ بار بار آپ کو شرف باریابی سے سر فراز فرمائیں گے۔

نماز کے مسائل یوں تو بہت زیادہ ہیں اور ان پر بڑی بڑی کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ آج کی فرصت میں ہم تین مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔ جن سے عوام تو بجائے خود رہے بہت سے خواص بھی بے خبر یا غافل ہیں۔

پہلا مسئلہ

یہ آغاز نماز سے تعلق رکھتا ہے۔ جب آدمی نماز شروع کرتا ہے تو تکبیر تحریمہ (یعنی اللہ اکبر) کہتا ہے۔ یہ تکبیر کہنا نماز کا پہلا رکن اور فرض ہے اور حالت قیام اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔ یعنی کھڑے کھڑے یا کم از کم رکوع تک پہنچنے سے پہلے ختم کرلے۔ یہ جو عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک شخص مسجد میں آتا ہے' آگے جماعت ہو رہی ہے' امام رکوع میں ہے وہ شخص رکوع میں جاتے جاتے تکبیر تحریمہ کہہ لیتا ہے۔ اگر اس کی تکبیر تحریمہ رکوع میں پہنچ کر ختم ہوئی تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ امداد الفتاویٰ میں ہے۔

”تکبیر تحریمہ میں قیام فرض ہے .... یہ جو عادت ہے کہ اللہ اکبر کے ساتھ اول ہی سے رکوع میں پہنچ جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی نماز نہیں ہوتی۔“

صحیح طریقہ یہ ہے کہ صف میں کھڑا ہو کر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہے۔ پھر ہاتھ باندھ لے۔ دوبارہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لینا اور رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہنا فرض تو نہیں ہے بلکہ یہ دونوں کام سنت ہیں۔ صرف تکبیر تحریمہ کھڑے کھڑے کہنا فرض ہے۔ لیکن نماز کی تکمیل یوں ہی ہوتی ہے کہ سنتوں پر بھی عمل کیا جائے۔ زیادہ تفصیل کتب فقہ میں ہے:

”وھذاالقدرکاف ھھنا“

دوسرا مسئلہ

نماز میں رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہونے کو قومہ کہا جاتا ہے اور پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ اول تو بہت سے لوگ رکوع سجود ہی صحیح طریقہ سے ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں سے چوری کر لیتا ہے۔ صحابہ کرام ؓ نے پوچھا۔ یارسول اللہ ﷺ نماز میں کیسے چوری کر لیتا ہے۔ فرمایا: وہ رکوع ' سجود پورا نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ

شریف ص ۸۳)

تعدیل ارکان یعنی رکوع سجود کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا واجب ہے اور بعض آئمہ دین نے اسے فرض کہا ہے۔ پھر بہت سے آدمی اگر رکوع سجود صحیح طریقہ سے ادا کر بھی لیتے ہیں تو قومہ اور جلسہ میں بڑی غفلت سے کام لیتے ہیں۔ رکوع سے ذرا سا سر اٹھایا' سیدھے نہیں ہوتے کہ سجدے میں چلے گئے اور سجدے سے تھوڑا سا سر اٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے۔ حدیث شریف میں اس طرح کرنے کو: '' نقرالدیك ''یعنی مرغ کی طرح ٹھونگے مارنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ظاہر ہے ایسی نماز کو عبادت تو نہیں کہا جاسکتا۔ پھر لذت خداشناسی کہاں سے میسر آئے؟ ایسی ہی نماز کے بارے میں اقبال مرحوم نے کہا ہے:

؎ تیرا امام بے حضور' تیری نماز بے سرور
ایسے امام سے گزر' ایسی نماز سے گزر

قومہ اور جلسہ کو بہت سے فقہاء نے واجب قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فتح القدیر اور شامی میں ہے۔

اکابر دیوبند میں سے حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ ؒ اور بریلوی علماء میں سے صاحب بہار شریعت نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

الغرض! رکوع سے اٹھ کر اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑا ہونا اور پہلے سجدے سے اٹھ کر اطمینان کے ساتھ بیٹھنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ تو نماز ناقص رہ جاتی ہے۔ احادیث میں قومہ اور جلسہ کے دوران پڑھنے کے لئے مختلف دعائیں منقول ہیں۔ ہو سکے تو نوافل میں یہ دعائیں بھی پڑھی جائیں۔

تیسرا مسئلہ

نماز سے فارغ ہونے کے لئے آدمی دونوں طرف سلام پھیرتا ہے' لیکن بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ السلام علیکم میں کس پر سلام کرنے کی نیت ہونی چاہئے۔ درمختار اور شامی میں لکھا ہے کہ لوگوں کے طرز عمل سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی منسوخ شریعت کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ جید علماء کے علاوہ نہ کسی کو یہ مسئلہ معلوم ہے نہ اس پر عمل کرتا ہے۔ مسئلہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

الف: اگر آدمی تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو دائیں بائیں فرشتگان کی نیت کرے۔

ب: اگر امام ہو تو پہلے دائیں طرف کے مقتدیان اور فرشتوں کی نیت کرے۔ اسی طرح پھر بائیں

طرف کے سلام میں نیت کرے اور جو مقتدی اس کے پیچھے برابر میں ہو' اس کو دونوں مرتبہ شامل کرے۔

ج: اگر مقتدی ہو تو پہلے دائیں طرف کے نمازیوں اور ان کے ساتھ فرشتوں کی نیت کرے۔ پھر بائیں طرف کے۔ امام اس سے جس طرف کھڑا ہو' اس میں اسے شامل کرے۔

آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے نماز کی پابندی کرے گا۔ نماز اس کے لئے نور (سچے مسلمان ہونے کا) ثبوت اور قبر حشر میں نجات کا باعث ہوگی اور جو ایسا نہیں کرے گا۔ نماز اس کے لئے نہ نور ہوگی نہ برہان نہ نجات کا سامان۔ وہ قارون' فرعون' ھامان اور ابی بن خلف (جیسے بدبختوں) کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

آنحضرت ﷺ نے یہ چار نام جو لئے ہیں تو محدثین نے ان کی تخصیص کی عجیب وجہ بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ انسان کے لئے یاد خداوندی سے غفلت کا باعث چار چیزیں ہوسکتی ہیں۔

۱۔ تخت اور کرسی اقتدار کا گھمنڈ' جیسے کہ فرعون اس کا شکار تھا۔

۲۔ مال و دولت کی فراوانی اور یہ سمجھنا کہ میں نے یہ سب کچھ اپنی عقل مندی اور دانائی سے جمع کیا ہے۔ جیسا کہ قارون سمجھتا تھا۔ وہ بے حساب دولت کا مالک تھا اور کہتا تھا:

''انما اوتیتہ علی علم عندی''

۳۔ دفتری کام کاج اور منصبی فرائض۔ جیسا کہ ھامان فرعون کے ایک کارندہ کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔

۴۔ کاروبار اور کسب معاش کی مصروفیات۔ جیسا کہ ابی بن خلف مکہ کا ایک مشہور تاجر تھا۔

اب جو شخص ان حیلوں بہانوں سے یاد خداوندی سے غفلت برتتا ہے۔ اسے خود سوچ لینا چاہئے کہ اس کا حشر کن لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ آخرت کی زندگی کو سنوارنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان دربار خداوندی میں باقاعدگی سے حاضری دیا کرے اور اس کے طور طریقے اور آداب سیکھ کر ان کو بجالایا کرے۔

''اللھم وفقنا لماتحب وترضیٰ واجعل اٰخرتنا خیراً من الاولی''

دعاؤں کا اثر

(مولانا) اللہ وسایا

ماہنامہ الفرقان لکھنو کی اشاعت خاص بیاد حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ میں ایک واقعہ حضرت مرحوم کی زبانی درج ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

حضرت حاجی عبدالرحمنؒ صاحب ایک نومسلم تھے۔ انتہائی نیک مخلص صالح اور بزرگوں کے معتمد تھے اور مستجاب الدعوات تھے۔ تبلیغی جماعت کے بانی مجدد ملت حضرت مولانا محمد الیاسؒ ایک دن حضرت حاجی صاحب کے پاس دوپہر کے وقت آئے ان کا دروازہ کھٹکھٹا کر جگایا اور بڑے درد دل و جگر سوزی سے کہا کہ حاجی صاحب ہمارے مولانا محمد منظور نعمانیؒ ایک غلط جگہ چلے گئے ہیں ان کی واپسی کے لئے دعا کریں۔ چنانچہ حاجی صاحب اور حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ (حضرت جی) نے کمرہ بند کر کے نفلیں پڑھیں اور الحاح وزاری سے دعائیں کیں۔ مولانا محمد منظور نعمانیؒ ان دنوں مودودی صاحب کے ساتھ تھے۔ ادھر ان حضرات نے دعائیں کی ادھر رحمت حق نے قبولیت کا نقد ثمر دکھایا کہ مولانا محمد منظور نعمانیؒ جماعت اسلامی کو چھوڑ کر واپس آگئے۔ یہ تبدیلی ظاہری اسباب کچھ ہوں دراصل ان حضرات کی دعاؤں کا ثمر تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راقم الحروف کو یاد ہے کہ ایک دن استاذ المناظرین مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر مرحوم نے فرمایا کہ جب میں قادیانیت کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا تو ایک مناظرہ حضرت مولانا محمد ابراھیم صاحبؒ سے بھی ہوا۔ (یا یہ کہ وہ بھی مناظرہ میں موجود تھے) آگے چل کر اللہ رب العزت نے کرم فرمایا کہ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ قادیانیت سے تائب ہوگئے تو حضرت مولانا محمد ابراھیم صاحبؒ (میرٹھوں والوں) سے ملاقات ہوئی۔ حضرت نے مولانا لال حسین اخترؒ سے پوچھا کہ مولانا سنایئے کیسے اسلام قبول کیا۔ مولانا لال حسین اخترؒ نے اپنے خواب یا مطالعہ وغیرہ کا ذکر کیا تو مولانا محمد ابراھیم صاحبؒ مسکرا دیئے اور فرمایا کہ مولانا آپ اپنے مطالعہ کا اپنے خوابوں کا تو ذکر کرتے ہیں ہماری دعاؤں کا ذکر نہیں کرتے۔ مولانا لال حسین اخترؒ نے بے ساختہ عرض کیا حضرت وہ کیسے ؟ تو حضرت مولانا محمد ابراھیمؒ نے فرمایا کہ فلاں

مناظرہ میں جب آپ کو قادیانیوں کے سٹیج پر دیکھا تو دل پسیج گیا تھا۔ بے ساختہ دل سے دعا نکلی کہ یا اللہ یہ چہرہ (لال حسین) جہنم میں جلنے کے قابل نہیں۔ یہ سنا کر مولانا لال حسین اخترؒ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا کہ انہی حضرات کی دعاؤں کے صدقے اللہ تعالیٰ نے میرے قادیانیت کو ترک کرنے کے اسباب پیدا فرمادیئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فقیر راقم الحروف عرض گزار ہے کہ ایک دفعہ دفتر ختم نبوت ملتان میں مجلس شوریٰ کا اجلاس تھا۔ بعض اہم امور زیر بحث آنے والے تھے جن پر مجلس کے اکابر دورائے کا شکار تھے اور واضح طور پر مجلس شوریٰ کے اراکین کی رائے دو حصوں پر مشتمل تھی۔ اجلاس صبح شروع ہوا ایک بجے تک کمرہ بند رہا۔ تیز و تند گفتگو ہوتی رہی۔ جب اجلاس ختم ہوا تو سبھی حضرات شیر و شکر تھے متفقہ فیصلہ پر پہنچ چکے تھے۔ ڈاکٹر محمد خالد خاں خاکوانی پروفیسر نشتر میڈیکل کالج ملتان صبح سے اجلاس کے اختتام تک باربار فون کر کے صورتحال بڑی بے قراری سے پوچھتے رہے۔ جب ایک بجے ان کو بتایا کہ خیر و عافیت سے اجلاس اختتام پذیر ہو گیا ہے تو وہ بہت خوش ہوئے اور بڑی بے تابی سے کہا الحمد للہ! فقیر نے حیرت سے پوچھا تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ رات حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب امیر مرکزیہ ہمارے گھر پر تھے رات بھر آپ مصلیٰ پر رہے ایک منٹ کے لئے آرام نہیں کیا۔ حضرت کی یہ حالت دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کوئی اہم امر ہے جس کے لئے حضرت اتنی دعائیں کر رہے ہیں۔ تو یہی سمجھ میں آیا کہ مجلس کے اجلاس کی بابت ہی کوئی امر ہو گا۔ اب جب آپ نے کہا کہ اجلاس خیر و خوبی سے ختم ہو گیا تو مجھے تسلی ہو گئی کہ ہمارے حضرت کا رات بھر کا جاگنا کام آ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی سوانح میں پڑھا ہے کہ لغاری خاندان کی ایک خاتون کو کینسر کی تکلیف تھی۔ ایکسرے کرنے کے بعد ڈاکٹروں نے اپریشن کی تاریخ مقرر کر دی وہ محترمہ حضرت لاہوریؒ کے پاس آئیں آپ نے دعا فرمادی اور پڑھنے کے لئے کچھ بتادیا۔ دوسرے دن اپریشن سے قبل ڈاکٹروں نے ایکسرے لیا تو وہ بیماری غائب تھی۔ ڈاکٹر حیران کہ کیا ہوا اتنی موذی مرض اتنی جلدی بغیر علاج کے کیسے ٹھیک ہو گئی؟ سچ ہے کہ دعاؤں میں اللہ تعالیٰ نے اثر رکھا ہے۔ مانگنے کی دیر ہے اس ذات باری تعالیٰ کے ہاں دینے کی دیر نہیں۔

○

مونگیر میں قادیانیوں سے مناظرہ تھا۔ مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ نے قادیانیوں کو مناظرہ میں ایسی بری طرح شکست دی کہ قادیانیوں کی اس علاقہ میں سرگرمیاں ماند پڑ گئیں۔ ایسی واضح شکست کے پیچھے

بھی ایک ولی اللہ کی دعائیں تھیں۔ جب مناظرہ شروع ہوا تو مولانا محمد علی مونگیریؒ سجدہ میں پڑ گئے جب تک اہل اسلام کی فتح اور قادیانیت کی شکست کی خبر نہیں آئی آپ نے سجدہ سے سر نہیں اٹھایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد اور قطب الارشاد شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز مولانا محمد انوریؒ کی وفات پر مولانا تاج محمودؒ پر گریہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے تسلی دی تو مولانا تاج محمودؒ نے گلوگیر ہو کر فرمایا کہ مولانا یہ (مولانا انوریؒ) ان لوگوں میں سے تھے جن کی نیم شبانہ دعائیں ہمارے لئے سہارا ہوتی تھیں۔ جب ہم سوتے تھے تو ان کی دعائیں ہمارا پہرہ دیتی تھیں۔ ان کے جانے سے ہم ان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زندگی بھر کی کمائی

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے حوالہ سے ایک دوست نے بتایا کہ شاہ جیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ بخاریؒ کمائی کیا ہے۔ تو بغیر سوچے خطیب پاکستان قاضی احسان احمدؒ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو پیش کردوں گا کہ میری زندگی بھر کی کمائی یہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کے روز مولانا محمد منظور نعمانیؒ مولانا ابوالحسن علی میاںؒ کو اللہ رب العزت کے حضور پیش کر کے کہوں گا کہ میری زندگی کی کمائی یہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انوکھا مگر یادگار واقعہ

سہارن پور میں حکومتی عہدہ پر اعظم گڑھ کا ایک قادیانی ملازم تھا۔ وہ اعظم گڑھ کے طلباء کو ملنے کے لئے دارالعلوم دیوبند آیا۔ اعظم گڑھی طلباء نے خاطر مدارات کی۔ وہ قادیانی طلباء کو شکار کے لئے لے گیا۔ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کو طلباء کی اس قادیانی سے راہ و رسم کا پتہ چلا تو بہت خفاء ہوئے ان کو قلبی اذیت پہنچی۔ بہت صدمہ ہوا۔ ان طلباء سے ایک سعادت مند طالب علم معافی کے لئے حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے پاس چھڑی پڑی تھی وہ اٹھائی اور اس طالب علم کی چھڑی

سے پٹائی کردی۔ یہ شدت فاروقی کا اظہار تھا۔ وہ طالب علم فخریہ کہا کرتا تھا کہ ہزاروں طالب علموں میں میں وہ واحد شخص ہوں جس کی حضرت شاہ صاحبؒ نے پٹائی کی ورنہ حضرت مزاجاً اتنے نرم تھے کہ اس سے پہلے یا بعد شاید ہی کسی طالب علم کی پٹائی کی ہو۔(الفرقان بانی نمبر ۶۲ ۴ روایت حضرت نعمانی)

اس سے اندازہ کرنا چاہیئے کہ حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ جیسے متبحر عالم دین کے نزدیک قادیانیوں سے ملنا کتنا خطرناک شرعی جرم تھا۔

دین فروش گداگر

مولانا محمد منظور نعمانی نے معارف الحدیث کتاب الزکوٰۃ میں وہ روایات جن میں حتی الوسع سوال کرنے سے منع کیا گیا ہے ذکر کر کے مولانا فرماتے ہیں:

"افسوس! جس پیغمبر کی یہ ہدایت اور یہ طرز عمل تھا۔ اس کی امت میں پیشہ ور سائلوں اور گداگروں کا ایک طبقہ موجود ہے اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو عالم یا پیر بن کر معزز قسم کی گداگری کرتے ہیں۔ یہ لوگ سوال اور گداگری کے علاوہ فریب دہی اور دین فروشی کے بھی مجرم ہیں۔

(بانی الفرقان نمبر ص ۲۲۷)

حدیث مجدد

"ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس مائتہ کل سنۃ من یجددلھادینھا"(ابوداؤد شریف ص ۲۳۳ ج ۲)

پر مولانا محمد منظور نعمانی نے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں "راس" کا لفظ "مقحم" ہے (یہ ایک خاص اصطلاحی تعبیر ہے جس کا مفہوم قریب "زائد" ہوتا ہے) مطلب یہ ہوا کہ حدیث میں ہر صدی کے اندر مجدد (فرد یا جماعت) آنے کی پیش گوئی ہے۔ خواہ صدی کی ابتداء میں آئے یا وسط میں یا آخر میں۔ پھر قرینہ یا دلیل کے طور پر یہ بھی فرمایا کہ صدی کے ابتداء وانتہاء کی تعیین (سن ہجری کا تعین) تو آنحضرت ﷺ کے خاصی مدت بعد (حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں) ہوئی تو عرف عام کے مطابق ابتداء کیونکر مراد ہو سکتی ہے؟ اس سے وہ اشکال بھی دور ہو گیا کہ بہت سے مجددین مثلاً مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہؒ کسی صدی کی ابتداء میں نہ پیدا ہوئے نہ ان کی وفات ہوئی۔ مجدد الف ثانیؒ کی ولادت ۹۷۱ھ اور وفات ۱۰۳۴ھ ہے۔ شاہ ولی اللہؒ کی ولادت ۱۱۱۴ھ میں اور وفات ۱۱۷۶ھ میں ہوئی۔(الفرقان بانی نمبر ص ۱۸۹)

العرف الوردی فی اخبار المہدی

تصنیف: علامہ جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ: مولانا قاری قیام الدین الحسینی مدظلہ

قسط نمبر 7

وأخرج (ك) أيضا عن أبي قبيل قال: لا يفلت منهم أحد إلا بشير ونذير فأما الذي هو بشير فانه يأتي المهدي بمكة وأصحابه فيخبرهم بما كان من أمرهم. والثاني يأتي السفياني فيخبره بما يؤول بأصحابه وهما رجلان من كلب ٥

وأخرج (ك) أيضا عن كعب قال: علامة خروج المهدي ألوية تقبل من المغرب عليها رجل أعرج من كندة ٥

وأخرج (ك) أيضاً عن أبي هريرة قال: يخرج السفياني. والمهدي كفرسي رهان فيغلب السفياني على ما يليه. والمهدي على ما يليه ٥

ترجمہ: نعیم بن حمادؒ نے حضرت ابو قبیلؒ سے روایت کیا ہے کہ (مذکورہ بالا زمین میں دھنسائے جانے والے لشکر میں سے) دو شخص بچیں گے ایک خوشخبری دینے والا اور ایک ڈرانے والا۔ پس خوشخبری دینے والا تو مکہ مکرمہ میں حضرت مہدی علیہ الرضوان اور ان کے ساتھیوں کے پاس آئے گا اور انہیں اس لشکر پر بیتنے والے عبرتناک واقعہ کی خبر دے گا اور ڈرانے والا شخص سفیانی کے پاس آکر اس کے لشکریوں کا انجام ذکر کرے گا۔ یہ دونوں شخص قبیلہ کلب سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی علامت وہ جھنڈے (والے) ہیں جو مغرب کی سمت سے آئیں گے۔ ان کا امیر قبیلہ کندہ کا ایک لنگڑا شخص ہو گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سفیانی اور (حضرت) مہدی علیہ الرضوان خروج کریں گے۔ یہ دونوں (اپنی اپنی نوعیت کے) دو ہم مرتبہ اشخاص ہوں گے۔ پس سفیانی اپنے ماتحت علاقہ پر غالب ہو گا اور حضرت مہدی علیہ الرضوان اپنے ماتحت علاقہ پر۔

وأخرج (ك) أيضا عن جعفر قال: يقوم المهدي سنة مائتين ٥

وأخرج (ك) أيضا عن الزهري قال يستخرج المهدي كارها من مكة من ولد فاطمة فيبايع

وأخرج (ك) أيضا عن أبي جعفر قال يظهر المهدي بمكة عند العشاء معه راية رسول الله ﷺ وقميصه وسيفه وعلامات ونور وبيان فاذا صلى العشاء نادى بأعلى صوته يقول أذكر الله أيها الناس ومقامكم بين يدي ربكم فقد اتخذ الحجر وبعث الأنبياء وأنزل الكتاب

وآمركم أن لاتشركوا به شيئا وأن تحافظوا على طاعته وطاعة رسوله ﷺ وأن تحيوا ما أحيا القرآن وتميتوا ما أمات وتكونوا أعوانا على الهدى ووزراء على التقوى فان الدنيا قد دنا فناؤها وزوالها وأذنت بانصرام فاني أدعوكم إلى الله وإلى رسوله والعمل بكتابه وإماتة الباطل وإحياء سنته فيظهر في ثلثمائة وثلاثة عشر رجلا عدد أهل بدر على غير ميعاد قزعا كقزع الخريف (۱) رهبان بالليل أسد بالنهار فيفتح الله للمهدى أرض الحجاز ويستخرج من كان في السجن من بنى هاشم وتنزل الرايات السود الكوفة فيبعث بالبيعة الى المهدى ويبعث المهدى جنوده فى الآفاق ويميت الجور واهله وتستقيم له البلدان ويفتح الله على يديه القسطنطنية » ۔

ترجمہ :۔ نعیم بن حماد'' حضرت جعفرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان ۲۰۰ھ میں حکومت سنبھالیں گے (قطعی موضوع بات ہے)۔ نعیم بن حماد'' حضرت زہری'' سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کو مکہ مکرمہ سے نہ چاہنے کے باوجود باہر لایا جائے گا۔ وہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے پس ان کی بیعت کی جائے گی۔ نعیم بن حماد'' حضرت ابو جعفر (محمد باقرؒ) سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا مکہ مکرمہ میں عشاء کے وقت ظہور ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کا پرچم اور آپ کی قمیص و تلوار ودیگر نشانات اور نور وبیان ان کے پاس ہوگا۔ نماز عشاء ادا کرلینے کے بعد وہ بلند آواز سے پکاریں گے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاددہانی کراتا ہوں۔ اے لوگو ! ایک دن تمہاری تمہارے رب کے سامنے پیشی ہے جس نے حجر اسود کو بوسہ گاہ بنایا۔ انبیاء کی بعثت فرمائی' اور کتاب نازل کی' میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ' اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا اہتمام کرو۔ قرآن کریم نے جن اعمال کے زندہ کرنے کا حکم دیا انہیں زندہ کرو۔ اور جنہیں مٹانے کا حکم دیا انہیں مٹاؤ۔ امیر ہدایت کے مددگار اور تقویٰ کے وزیر بن جاؤ۔ بالیقین دنیا کے فنا اور زوال کا وقت قریب آچکا ہے اور اس نے اپنے اختتام کا اعلان کردیا ہے۔ پس میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ' اس کی کتاب پر عمل' باطل کو مٹانے اور سنت کو زندہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ الحاصل وہ شرکاء بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ (۳۱۳) اشخاص کے ساتھ مدت کی تعیین کے بغیر ظاہر ہوں گے۔ ان کے لشکری موسم خریف (گرمی اور جاڑے کے درمیان کا زمانہ) کے بادلوں کی طرح متفرق اور ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے۔ جو رات کو عبادت گذار اور دن کو شیر ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ہاتھ پر حجاز کی زمین کو فتح فرمائیں گے اور بنوہاشم میں سے قیدی لوگوں کو رہائی دلائیں گے اور کوفہ سے سیاہ جھنڈیاں (والی جماعت) اترے گی۔ پس امام مہدی علیہ الرضوان کی طرف بیعت کے لئے قاصد بھیجے گی اور (ادھر) حضرت مہدی علیہ الرضوان اپنے لشکروں کو اطراف میں روانہ فرمائیں گے۔ ظلم اور ظالم لوگوں کو مٹائیں گے۔ ان کے لئے تمام علاقوں اور شہروں کی زمین ہموار ہوجائے گی۔ اور

اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر قسطنطنیہ کو فتح فرمائیں گے۔

وأخرج (ك) أيضاً عن ابن مسعود قال: اذا انقطعت التجارات والطرق وكثرت الفتن خرج سبعة نفر علماء من أفق شتى على غير ميعاد يبايع لكل رجل منهم ثلثمائة وبضعة عشر رجلا حتى يجتمعوا بمكة فيلتقى السبعة فيقول بعضهم لبعض: ماجاء بكم؟ فيقولون: جئنا فى طلب هذا الرجل الذى ينبغى أن تهدأ على يديه هذه الفتن وتفتح له القسطنطينية قد عرفناه باسمه واسم أبيه وأمه وجيشه فيتفق السبعة على ذلك فيطلبونه فيصيبونه بمكة فيقولون له: أنت فلان ابن فلان؟ فيقول: لا بل أنا رجل من الأنصار حتى يفلت منهم فيصفونه لأهل الخبر منه والمعرفة به فيقال هو صاحبكم الذى تطلبونه وقد لحق بالمدينة فيطلبونه بالمدينة فيخالفهم الى [أهل] مكة فيطلبونه بمكة فيصيبونه فيقولون: أنت فلان بن فلان وأمك فلانة ابنة فلان وفيك آية كذا وكذا وقد أفلت منا مرة فمد يدك نبايعك؟ فيقول لست بصاحبكم حتى يفلت منهم فيطلبونه بالمدينة فيخالفهم الى مكة فيصيبونه بمكة عند الركن ويقولون له: اثمنا عليك ودماؤنا فى عنقك ان لم تمد يدك نبايعك هذا عسكر السفيانى قد توجه فى طلبنا عليهم رجل من حرام فيجلس بين الركن والمقام فيمد يده فيبايع له فيلقى الله محبته فى صدور الناس فيصير مع قوم أسد بالنهار رهبان بالليل •

فتنوں کی بھرمار

ترجمہ:۔ حضرت نعیم بن حماد ؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے کہ جب بین العلاقائی تجارتوں کا سلسلہ اور آمدورفت کے راستے بند ہو جائیں اور فتنوں کی بھرمار ہو جائے، تو مختلف اطراف سے مدت کی تعین کے بغیر سات علماء کی جماعت (اپنے اپنے وطن سے) روانہ ہوگی ان میں سے ہر ایک شخص کی بیعت تقریباً" تین سو تیرہ (۳۱۳) آدمی کریں گے۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں اکٹھے ہو جائیں گے اور ساتوں کی باہم ملاقات ہوگی تو بعض بعض سے پوچھیں گے کہ آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا؟ وہ جواب دیں گے کہ اس شخص کی تلاش میں نکلے ہیں کہ توقع ہے کہ اس کے ہاتھوں پر یہ فتنے دب جائیں، اور قسطنطنیہ فتح ہو۔ ہم اسے اور اس کے والدین کے نام اور لشکر سے پہچانتے ہیں۔ پس وہ ساتوں اس پر متفق ہو کر اس شخص کی تلاش میں لگ جائیں گے اور اسے مکہ مکرمہ میں پالیں گے۔ اس سے پوچھیں گے کہ آپ فلاں بن فلاں ہیں؟ وہ جواب دیں گے، نہیں۔ بلکہ میں تو انصار کا ایک فرد ہوں۔ یہاں تک کہ وہ ان سے چھوٹ کر چلے جائیں گے۔ پس وہ حضرات ان (حضرت مہدی علیہ الرضوان) کا واقف اور شناخت رکھنے والے لوگوں سے تذکرہ کریں گے انہیں بتلایا جائے گا کہ واقعی تمہارا مطلوب کہ جس کی تم تلاش میں ہو وہی شخص تھا۔ اور وہ اب مدینہ منورہ پہنچ

گیا ہے۔ چنانچہ یہ حضرات مدینہ منورہ اس کی تلاش میں روانہ ہوں گے۔ لیکن وہ ان سے بچتے ہوئے مکہ چلے آئیں گے (جب انہیں ان کی مکہ مکرمہ روانگی کا پتہ چلے گا) تو وہ مکہ مکرمہ کی طرف تلاش کرنے کے لئے چل پڑیں گے اور انہیں وہاں پالیں گے (ملاقات ہونے پر) ان سے کہیں گے آپ فلاں بن فلاں ہیں' اور آپ کی والدہ فلاں کی دختر فلاں عورت ہیں' اور آپ کی ذات میں یہ یہ مطلوبہ نشانیاں ہیں۔ آپ اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ ہم سے جامہ چھڑا چکے ہیں۔ پس اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں وہ جواب میں کہیں گے میں تمہارا مطلوب شخص نہیں' یہاں تک کہ ان سے پھر (ہاتھ) چھڑا کے چلے جائیں گے جب یہ انہیں مدینہ منورہ تلاش کرنے جائیں گے تو وہ ان سے بچ کر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو جائیں گے وہ لوگ وہاں سے مکہ مکرمہ آکر انہیں حجر اسود کے پاس پالیں گے اور ان سے عرض کریں گے کہ اگر آپ نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا تو ہمارا گناہ آپ پر اور ہمارے خون آپ کی گردن پر ہوں گے۔ دیکھئے سفیانی کا یہ لشکر ہماری تلاش میں چلا آرہا ہے۔ جس پر قبیلہ حرام کا ایک شخص امیر ہے۔ پس وہ (حضرت مہدی علیہ الرضوان) حجر اسود اور مقام ابراھیم کے درمیان جلوہ افروز ہوں گے اور اپنا ہاتھ بڑھائیں گے۔ پس ان کی بیعت کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ ان کی محبت لوگوں کے سینوں میں ڈال دیں گے ان کے ساتھ ایسے لوگوں کی جماعت ہوگی کہ جو دن کو شیر اور رات کو عبادت گزار ہوں گے۔

وأخرج (ك) أيضاً عن الوليد بن مسلم قال : حدثني محمد أن المهدى . والسفياني . وكلبا يقتتلون في بيت المقدس حين تستقبله البيعة فيؤتى بالسفياني أسيراً فيأمر به فيذبح على باب الرحبة ثم تباع نساؤهم وغنائمهم على درج دمشق ، وأخرج أيضا عن الوليد بن مسلم عن محمد بن على قال : إذا سمع العائذ الذى بمكة الخسف خرج مع اثنى عشر ألفا فيهم الابدال حتى ينزلوا إيلياء فيقول الذى بعث الجيش حين يبلغه الخبر من إيلياء لعمر الله لقد جعل الله فى هذا الرجل عبرة بعثت إليه ما بعثت فساخوا فى الأرض إن فى هذا لعبرة ونصرة فيؤدى إليه السفيانى الطاعة فيخرج حتى يلقى كلبا وهم اخواله فيعيرونه بما صنع ويقولون : كساك الله قميصاً فخلعته فيقول : ماترون استقيله البيعة ؟ فيقولون : نعم فيأتيه إلى ايلياء فيقول : أقلنى فيقول : بلى فيقول له : أتحب أن أقيلك ؟ فيقول : نعم فيقيله ثم يقول : هذا رجل قد خلع طاعتى فيأمر به عند ذلك فيذبح على بلاطة باب ايلياء ثم يسير إلى كلب فينهبهم فالخائب من خاب يوم نهب كلب ٥

عبرت ونصرت کا سامان

ترجمہ :۔ نعیم بن حمادؒ' حضرت ولید بن مسلمؒ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ مجھ سے حضرت محمد باقرؒ

نے بیان کیا کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان اور سفیانی اور قبیلہ کلب کی شہر بیت المقدس میں حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی بیعت واقع ہونے کے وقت لڑائی ہوگی۔ پس سفیانی امیر کو لیا جائے گا اور بذریعہ حکم (دمشق کی بستیوں میں سے ایک بستی) رحبہ کے دروازے پر ذبح کردیا جائے گا۔ پھر دمشق کی ایک سڑک پر ان کی عورتوں اور حاصل شدہ غنیمت کے مال کو فروخت کیا جائے گا۔ حضرت ولید بن مسلم" حضرت محمد (باقر) بن علی" سے نقل کرتے ہیں۔ کہ جب مکہ مکرمہ میں پناہ گزین شخص (حضرت مہدی علیہ الرضوان) زمین میں لشکر کے دھنسائے جانے کی خبر سنیں گے۔ تو وہ دس ہزار کی نفری کے ساتھ جس میں ابدال بھی شامل ہوں گے روانہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ ایلیاء (مدینہ بیت المقدس) پہنچیں گے تو وہ شخص جس نے وہ لشکر بھیجا تھا آپ کے بیت المقدس پہنچنے کی خبر معلوم ہونے پر کہے گا۔ اس شخص (حضرت امام مہدی علیہ الرضوان) کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے عبرت رکھی ہے۔ اس کی طرف میں نے لشکر بھیجا تھا۔ وہ (لشکری) زمین میں پھرتے رہے (اور بالا آخر اسے زمین میں دھنسا دیا گیا) اس واقعہ میں عبرت اور (اللہ تعالیٰ کی) نصرت (کا سامان) ہے۔ یہ دیکھ کر سفیانی آپ کی طرف حق طاعت سونپ دے گا۔ (اور ہتھیار ڈال دے گا) پس وہ روانہ ہوگا تو اس کی ملاقات اپنے ننھیال سے تعلق رکھنے والے قبیلہ کلب سے ہوگی۔ وہ اس کو اس کام پر عار دلائے گا۔ کلب کے لوگ کہیں گے تجھ اللہ تعالیٰ نے حکومت و ولایت کی قمیص پہنائی تھی، تو نے اسے اتار پھینکا۔ وہ ان سے کہے گا کیا تمہاری رائے ہے کہ بیعت (حضرت مہدی علیہ الرضوان) فسخ کردوں؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پس وہ آپ کے پاس ایلیاء (بیت المقدس) آئے گا اور کہے گا میری بیعت واپس کردیں۔ آپ کہیں گے کیوں نہیں، کیا تو چاہتا ہے کہ تیری بیعت واپس کردوں، وہ جواب دے گا۔ ہاں، آپ اسے فسخ کردیں گے۔ پھر آپ فرمائیں گے اس شخص نے میری بیعت فسخ کردی ہے پھر آپ حکم فرمائیں گے۔ تو اسے ایلیاء کے دروازہ کے پتھریلے فرش پر ذبح کردیا جائے گا۔ بعد ازاں آپ کلب کی طرف روانہ ہوں گے اور ان پر حملہ کرکے ان کا سارا ساز و سامان لوٹ لیں گے۔ بڑا محروم القسمت ہوگا جو قبیلہ کلب کے اس مال غنیمت میں شریک نہ ہوا۔

وأخرج (ك) أيضاً عن علي قال: إذا بعث السفياني إلى المهدي جيشاً خسف بهم بالبيداء وبلغ ذلك أهل الشام قال لخليفتهم قد خرج المهدي فبايعه وادخل في طاعته وإلا قتلناك فيرسل اليهم بالبيعة ويسير المهدي حتى ينزل بيت المقدس وتنقل اليه الخزائن ويدخل العرب والعجم وأهل الحرب والروم وغيرهم في طاعته من غير قتال حتى يبني المساجد بالقسطنطينية وما دونها ويخرج قبله رجل من أهل بيت بالمشرق ويحمل السيف على عاتقه ثمانية أشهر يقتل ويمثل ويتوجه إلى بيت المقدس فلا يبلغه حتى يموت ٥

وأخرج (ك) أيضا عن علي قال: تفرج الفتن برجل منا يسومهم خسفاً لا يعطيهم إلا السيف يضع السيف على عاتقه ثمانية أشهر حتى يقولوا: والله ما هذا من ولد فاطمة ولو كان من ولدها لرحمنا يغريه الله ببني العباس وبني أمية ۔

ترجمہ:۔ نعیم بن حماد نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ جب سفیانی لشکر روانہ کرے گا اور اسے میدان میں دھنسا دیا جائے گا اور یہ خبر اہل شام کو پہنچے گی تو وہ اپنے خلیفہ (والی) سے کہیں گے کہ مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہوگیا ہے۔ پس آپ بھی ان سے بیعت کریں اور ان کی اطاعت میں داخل ہوجائیں ورنہ ہم تجھے قتل کرڈالیں گے۔ پس وہ ان کی طرف بیعت کا پیغام روانہ کرے گا۔ اور حضرت مہدی علیہ الرضوان (مکہ مکرمہ سے) روانہ ہوں گے یہاں تک کہ بیت المقدس میں قیام کریں گے۔ ان کی طرف (اطراف سے) خزانے منتقل کئے جائیں گے۔ عرب و عجم اور جنگجو لوگ اور رومی وغیرہم بغیر کسی جنگ کے ان کی اطاعت میں داخل ہوجائیں گے (اور وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے) اور وہاں اور اس کے علاوہ مقامات پر مساجد تعمیر کریں گے۔ آپ سے پہلے مشرق میں اہل بیت کا ایک شخص خروج کرے گا اور تلوار اپنی گردن پر رکھے آٹھ مہینے قتل اور مثلہ کرے گا اور (پھر) بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ اپنی موت تک بیت المقدس نہ پہنچے گا۔ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ ہمارے ایک شخص کے ذریعہ فتنے چھٹ جائیں گے۔ وہ لوگوں کو ذلیل کرے گا اور انہیں تلوار دے گا۔ اپنی گردن پر آٹھ مہینے تلوار اٹھائے رہے گا۔ یہاں تک کہ لوگ کہیں گے خدا کی قسم یہ اولاد (سیدہ) فاطمہؓ سے نہیں۔ اگر یہ ان کی اولاد سے ہوتا تو ہم پر رحم کھاتا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بنوعباس اور بنوامیہ پر برانگیختہ کریں گے۔

وأخرج (ك) أيضا عن أبي جعفر قال: لا يخرج المهدي حتى تروا الظلمة ۔

وأخرج (ك) أيضا عن مطر الوراق قال: لا يخرج المهدي حتى يكفر بالله جهراً ۔

وأخرج (ك) أيضا عن ابن سيرين قال: لا يخرج المهدي حتى يقتل من كل تسعة سبعة ۔

وأخرج (ك) أيضا عن كعب قال: المهدي خاشع لله كخشوع النسر لجناحه ۔

وأخرج (ك) أيضا عن عبد الله بن الحارث قال: يخرج المهدي وهو ابن أربعين سنة كأنه رجل من بني إسرائيل ۔

وأخرج (ك) أيضا عن أبي الطفيل أن رسول الله ﷺ وصف المهدي فذكر ثقلا في لسانه وضرب فخذه اليسرى بيده اليمنى إذا أبطأ عليه الكلام اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي ۔

بقیہ صفحہ: ۱۴

تشکیل معاشرہ

ڈاکٹر ریاست علی خان نیازی

آج ہمارا معاشرہ بے شمار مسائل سے دوچار ہے۔ علاقائی اور لسانی تعصبات‘ حب الوطنی کا فقدان‘ ان گنت معاشرتی برائیاں‘ عدم تحفظ کا احساس اور بھائی چارہ کے جذبے کا فقدان۔۔۔۔۔۔ یہ وہ بھیانک صورت حال ہے ۔ جس کی آئے دن عکاسی اخبارات اور ملکی جرائد میں ہوتی رہتی ہے۔ڈاکٹروں ‘طبیبوں‘ قانون دانوں‘ واعیان دین‘ علمائے کرام‘ مجاہدین ملت‘ طلبہ وطالبات‘ ارباب صحافت اور ادیبوں ‘نوجوانوں بچوں‘ خواتین غرض یہ کہ معاشرے کے ہر فرد کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ خود احتسابی سے کام لے اور وطن عزیز کی تعمیر میں حصہ لے۔

تجاویز

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم ایک کامیاب معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے بچپن سے لے کر موت تک کے تمام مسائل پر روشنی ڈالی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم فلاح حاصل کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو ایک گورنر نے خط لکھا کہ میرے پاس زکوٰۃ کا اتنا مال اکٹھا ہو گیا ہے کہ میرے خزانے میں زکوٰۃ کے مال کے رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے گورنر کو لکھا کہ زکوٰۃ کے اس زائد مال کو رفاہ عامہ کے قومی فلاحی کاموں میں صرف کرو تاکہ آنے والی نسلیں فیض حاصل کر سکیں۔ ایک دفعہ ہارون الرشید نے ایک تاریخی فقرہ کہا تھا:

"اے بادل تو جہاں چاہے برس تیرا خراج مجھے ہی ملے گا۔"

یعنی تیرے پانی سے پیدا ہونے والی کھیتی میری قوم کے ہی کام آئے گی۔ اس قسم کے واقعات سے مسلمانوں کی معاشی خوشحالی کی مثالیں تاریخ کی کتب میں ملتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہمارا معاشرہ پرامن اور مثالی بن سکتا ہے۔ ان آفاقی قوانین اور

ضابطوں سے ہمارے معاشرے کی اصلاح اور تعمیر ہو سکتی ہے۔

ا۔ حکم ربانی کی تعمیل اور اتباع رسول ﷺ

ہم زندگی کے اعمال حکم ربانی کے تابع کریں اور سنت نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے خوف اور حکم ربانی کی تعمیل کرتے ہوئے معاشرے کے بے بس معذور غریب اور محتاج افراد کو زکوٰۃ اور صدقات دیں۔ ہم معاشرے میں تمام برائیوں کے خلاف جہاد کریں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"اگر تم کسی برائی کو دیکھو تو اس کو طاقت کے ساتھ ختم کرو۔ اگر تم میں اتنی طاقت نہیں تو اس برائی کو زبان سے روکو۔ اگر تم زبان سے بھی نہیں روک سکتے تو اسے دل سے برا خیال کرو اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اگر کسی جماعت یا قوم میں کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور وہ قوم باوجود قدرت کے اس کو نہیں روکتی تو اس (قوم) پر مرنے سے پہلے ہی حق تعالیٰ اپنا عذاب بھیج دیتا ہے۔" (یعنی دنیا ہی میں اس قوم کو طرح طرح کے مصائب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے چہرہ اقدس پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے۔ حضور ﷺ نے کسی سے کوئی بات نہیں کی اور وضو فرما کر مسجد میں جلوہ افروز ہوئے۔ میں مسجد کی دیوار سے لگ گئی تاکہ کوئی ارشاد ہو تو اس کو سنوں۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا:

"لوگو! اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بھلی باتوں کا حکم کرو اور بری باتوں سے منع کرو۔ مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور میں اس کو قبول نہ کروں' اور تم مجھ سے سوال کرو اور میں اس کو پورا نہ کروں۔"

حضور اکرم ﷺ نے یہ کلمات مبارکہ ارشاد فرمائے اور منبر سے اتر گئے۔

۲۔ مساجد کی تشکیل نو

مساجد ہمارے معاشرے' تمدن اور ماحول کی عکاسی کرتی ہیں۔ مساجد پیار' محبت اور اخوت کا مرکز ہیں۔ مساجد کو آباد کر کے ہم معاشرے کی تشکیل نو کر سکتے ہیں۔

۳۔ جہالت کا خاتمہ

معاشرے میں جہالت کا خاتمہ کیا جائے۔ گندے عقائد' بری رسوم' ظلم و ستم' جبر و استبداد اور لڑائی جھگڑوں کو علم سے ختم کیا جائے۔ معاشرے میں غریب اور بے کس افراد سے حسن سلوک کیا جائے۔

۴۔ حقوق العباد کا تحفظ اور معاشی انقلاب

حقوق العباد یعنی پڑوسی اور غریب رشتہ داروں اور لوگوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ معاشرے میں اپنی مدد آپ کے تحت مفلس اور غریب لوگوں کی مدد اور اعانت کی جائے۔ حکومت کا بھی فرض ہے کہ لوگوں کے حقوق کی پاسبانی کرے۔ جرائم کا خاتمہ کرے۔ صحابی رسول حضرت عمرو بن العاصؓ نے ایک محاذ جنگ پر جانے کے لئے خیمہ لگایا۔ اس خیمے میں کبوتری نے بچے دے دیئے۔ آپؓ نے خیمہ اکھاڑنے سے منع کر دیا اور وہاں پر ایک سپاہی کی ڈیوٹی لگا دی تا کہ بچوں کی حفاظت ہو سکے۔ عربی میں خیمے کو فسطاط کہتے ہیں۔ آج بھی یہ شہر آباد ہے۔ جس معاشرے میں معصوم پرندوں کی اس قدر قیمت' حفاظت اور قدر ہے تو شہریوں کے حقوق کی پاسبانی کس قدر ہو گی۔

معاشرے کی اصلاح اور تشکیل نو اسلامی طرز پر کی جائے تو تب جا کر معاشرے کی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔

نئی نسل ویڈیو' سینماؤں' اور رقص و سرود کی محفلوں میں گم ہے۔ غیر مسلموں کی نقالی نے ہمارا تشخص ختم کر دیا ہے۔ خوراک' معاشرت' لباس اور زبان میں اہل مغرب کی نقالی نے ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔ معاشرے میں ظلم و تشدد اور بے حیائی اور نفرت پھیل رہی ہے۔ دعائیں کیسے قبول ہوں جب کہ ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ترک کر دیا ہے۔

بچوں کا صفحہ

اشتیاق احمد

مرزائیوں کے بڑوں کے لئے

ملاقات

ہمارے بازار کا ایک تاجر ایک دن پریشانی کی حالت میں میرے پاس آیا اور کہنے لگا:

"آپ مہربانی فرما کر میرے ساتھ چلئے.... آپ تو جانتے ہی ہیں' میرا سوت کا کاروبار ہے.... میں جس سے سوت خرید تا ہوں' وہ مرزائی ہے.... کئی دن سے وہ مجھے پریشان کر رہا ہے' اس کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں' جن کے آنے کی پیش گوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے' وہ دراصل ہمارے مرزا غلام احمد قادیانی ہیں' لہٰذا جب تک ان کی نبوت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا.... آدمی جنت میں نہیں جائے گا.... مجھے اور تو کچھ نہ سوجھا.... میں آپ کے پاس آ گیا ہوں.... ویسے اس نے ایسے انداز میں باتیں کی ہیں کہ کچھ کچھ مجھے بھی یقین ہونے لگا ہے.... مرزا غلام احمد کہیں نبی ہی تو نہیں تھا"۔

یہ کہہ کر وہ میری طرف دیکھنے لگا۔

"مختار صاحب .... کیا وہ اس وقت بھی آپ کی دکان پر موجود ہے؟"

"ہاں بالکل.... اسی لئے تو میں آیا ہوں"۔

"چلئے پھر.... بات کر لیتے ہیں"۔

میں اس کے ساتھ ہو لیا.... اس کی دکان پر ایک بوڑھا سا آدمی بیٹھا تھا.... میں نے اس سے پوچھا' ہاں جناب! اب فرمائیں' آپ کیا کہتے ہیں' شیخ مختار صاحب تو ان باتوں سے ناواقف ہیں.... آپ مہربانی فرما کر مجھے بتائیں.... اس نے وہی الفاظ دہرا دیے.... میں نے فوراً" کہا۔

"لیکن جناب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک آسمان سے نازل ہوں گے اور ان کی تمام تر نشانیاں بھی بیان فرمائی ہیں"۔ اس پر اس نے کہا۔

"آپ کسی حدیث میں آسمان سے نازل ہونے کا ذکر دکھا دیں"۔

میں نے جواب میں کہا۔ "یہ کیا مشکل ہے.... کنز العمال میں حدیث موجود ہے.... اگر آپ پسند کریں تو میں ابھی لا کر دکھا سکتا ہوں"۔

اس پر وہ بولا.... "جی نہیں.... آپ صحاح ستہ میں سے دکھائیں"۔

"کیا آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ صحاح ستہ میں آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہیں ہوا؟"

"ہاں! بالکل نہیں ہوا"۔

"لیکن جناب! ہم آپ کو صحاح ستہ سے بھی آسمان سے نازل ہونا دکھا سکتے ہیں"۔

"ہرگز نہیں دکھا سکتے"۔

"تب پھر اسی پر فیصلہ ٹھہرا.... کیا خیال ہے"۔

"ہاں بالکل"۔ اس نے فوراً" کہا۔

اب میں شیخ مختار کی طرف مڑا۔

"شیخ صاحب! آپ گواہ ہیں اس بات کے"۔

"جی ہاں بالکل"۔

"تب پھر میں حدیث کی کتاب لاتا ہوں"۔

"واضح رہے.... میں نے صحاح ستہ کا لفظ بولا ہے"۔

"جی ہاں.... صحاح ستہ میں سے ہی لاؤں گا.... ویسے ابن ماجہ کو تو آپ صحاح ستہ میں شامل سمجھتے ہیں یا نہیں"۔

"بالکل.... ابن ماجہ صحاح ستہ کی کتاب ہے"۔

"شکریہ!" میں نے کہا اور پھر واپس آیا.... ابن ماجہ کی جلد اٹھائی اور لے گیا' معراج کے باب سے میں نے یہ حدیث پڑھ کر سنائی:

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو معراج ہوئی۔ آپ ﷺ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے' اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے' اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے.... ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سب نے پوچھا' لیکن انہیں قیامت کا کچھ علم نہ تھا' پھر سب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا' انہیں بھی کوئی علم نہیں تھا.... آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے وعدہ ہوا ہے کہ قیامت سے کچھ پہلے دنیا میں بھیجے جانے کا' لیکن قیامت کا ٹھیک وقت کوئی نہیں جانتا' سوائے اللہ تعالیٰ کے' پھر انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال بیان کیا اور کہا' میں اتروں گا دنیا میں اور اس کو قتل کروں گا....." (آگے بہت طویل حدیث ہے..... وضاحت سے علامات قیامت کا ذکر ہے)

یہ حدیث سن کر مرزائی اس طرح خاموش ہوا کہ پھر اس نے کوئی بات نہ کی.... اور اٹھ کر چلا گیا.... اس روز کے بعد میں نے کئی مرتبہ شیخ مختار صاحب سے پوچھا.... اب تو وہ مرزائی آپ سے مرزائیت پر بات نہیں کرتا.... شیخ صاحب نے ہر مرتبہ یہی بتایا۔

"اس روز کے بعد اس نے پھر کبھی کوئی بات نہیں کی"۔

جامعتی سرگرمیاں

سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس

مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ)

سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس پوری شان وشوکت کے ساتھ جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی (ربوہ) صدیق آباد میں منعقد ہوا۔ سالانہ کورس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ۱۰ تا ۲۸ شعبان ۱۴۱۹ھ بمطابق ۳۰ نومبر تا ۱۸ دسمبر ۱۹۹۸ء جوش وجذبات کے آلاؤ اور فکر ونظر کی وسعتوں کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔

سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس میں ملک عزیز کے چاروں صوبوں بشمول آزاد کشمیر کے شرکاء کرام نے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ کر شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا شعبہ دار المبلغین اب تک ہزاروں مناظر اور علماء کرام فتنہ قادیانیت کے خلاف میدان عمل میں اتار چکا ہے۔ جامعات اسلامیہ کالجز یونیورسٹیز اور تمام شعبہ زندگی سے متعلق افراد اس کورس میں عبادت سمجھ کر شرکت کرتے ہیں۔

امسال ۱۴۵ طلباء نے شرکت کی۔ کورس میں علماء کرام نے لیکچرز دیئے۔ ان میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ مولانا اللہ وسایا مدظلہ مولانا بشیر احمد الحسینی مدظلہ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی مدظلہ مولانا عبداللطیف مسعود مدظلہ مولانا زاہد الراشدی مدظلہ مولانا حفیظ الرحمن مدظلہ مولانا خدا بخش مدظلہ مولانا صاحبزادہ طارق محمود مدظلہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ اور جناب طاہر رزاق مدظلہ شامل ہیں۔

سالانہ رد قادیانیت ورد عیسائیت کورس میں علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور افادیت حیات عیسیٰ علیہ السلام کذبات مرزا عیسائیوں کا عقیدہ کفارہ تثلیث اور ابنیت کے مسائل کو کھول کھول کر بیان کیا۔ طلباء کرام نے جس شوق اور ہوش سے اپنی گرمجوشی کا مظاہرہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

۱۶ دسمبر ۱۹۹۸ء بروز بدھ امتحان لیا گیا۔ ایک سو تینتیس طلباء امتحان میں شامل ہوئے نتائج کے اعتبار سے پہلی پوزیشن جناب عبدالناصر صاحب رول نمبر ۹۲ نے حاصل کی۔ ان کا تعلق جھنگ سے ہے۔ دوسری پوزیشن مظفر گڑھ کے غلام مصطفیٰ رول نمبر ۱۶ نے حاصل کی۔ تیسری پوزیشن چکوال کے خبیب احمد

رول نمبر ۱۱۷ نے حاصل کی۔ ان کے بعد بخت محمد نے پشین سے‘ حفیظ اللہ نے لیہ سے‘ عبدالقدوس نے راولپنڈی سے‘ اعجاز احمد نے ایبٹ آباد سے‘ محمد عظمت اللہ نے خوشاب سے‘ محمد آفاق نے بہاول نگر سے اور محمد آصف نے جھنگ سے بالترتیب چوتھی سے دسویں پوزیشن حاصل کی۔

شعبہ امتحان حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ کی زیر سیادت قائم تھا۔ جمعہ ۱۸ دسمبر کو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مدظلہ جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا نے اختتامی تقریر سے ایمان افروز خطاب فرمایا‘ اور ان کے معیت میں مفتی ظفر اقبال صاحب بھی تشریف لائے۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی آمد پر تقریب تقسیم اسناد وانعامات شروع ہوئی۔

جمعہ سے پہلے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے ایمان افروز خطاب کیا۔ آپ کے خطاب کے بعد اسناد وانعامات تقسیم ہوئے۔ نماز جمعہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز جمعہ کے بعد رفقاء باہم گرم جوشی سے ملتے ہوئے پرنم آنکھوں سے ایک دوسرے سے اس عزم کے ساتھ رخصت ہوئے کہ جو پڑھا ہے اپنے اپنے علاقوں میں جاکر اس پر عمل درآمد کرنا ہے۔ اور فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی کے لئے اپنی صلاحیتوں اور جوانیوں کو صرف کردینا ہے۔

اس سالانہ رد قادیانیت کورس میں جن شرکاء کرام اور طلباء نے شرکت کی ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ
۱	امین اللہ	جناب حمایت اللہ	ژوب
۲	غلام اللہ عباسی	جناب مبارک حسین	ایبٹ آباد
۳	محمد عثمان معاویہ	جناب حضرت مولانا اللہ داد	لیہ
۴	محمد بلال	جناب اللہ بخش	لیہ
۵	حق نواز	جناب حاجی نور محمد	مظفر گڑھ

۶	اورنگ زیب اقبال	جناب عبدالکریم	مانسہرہ
۷	عامر الرحمٰن	جناب امتیاز خان	صوابی
۸	عبدالمؤمن	جناب محمد یونس	بالاکوٹ
۹	عثمان محمد یاسر	جناب محمد سلطان	بالاکوٹ
۱۰	ظہور اقبال	جناب عبدالغفور	میرپور آزاد کشمیر
۱۱	سیف الحق	جناب فضل حق	نوشہرہ
۱۲	محمد اشفاق	جناب عبداللہ	راولاکوٹ آزاد کشمیر
۱۳	محمد زبیر بابر	جناب تاج محمود سرہندی	لاہور
۱۴	عبدالواحد	جناب محمد شریف	مانسہرہ
۱۵	فخر القرنین	جناب بشیر احمد	میانوالی
۱۶	غلام مصطفٰی	جناب حاجی محمد حسین	مظفر گڑھ
۱۷	ضیاء الرحمٰن	جناب حافظ حبیب الرحمٰن	جھنگ
۱۸	محمد شاہد	جناب عبدالوحید	جھنگ
۱۹	سمیع الرحمٰن	جناب سلیم الرحمٰن	چارسدہ
۲۰	محمد زبیر اقبال	جناب محمد اقبال ملک	بہاولپور
۲۱	محمد ابرار	جناب امیر خان	کرک
۲۲	عبدالرحمٰن	جناب حافظ عبدالشکور	بھکر
۲۳	عبدالعزیز	جناب حاجی ظہور احمد	لاہور
۲۴	محمد امین	جناب صوبے خان	قصور
۲۵	محمد صدیق حقانی	جناب صوبے خان	قصور
۲۶	محمد افضل شاکر	جناب حافظ عبدالرزاق	شیخوپورہ
۲۷	عبدالرشید	جناب عبداللطیف	سیالکوٹ
۲۸	محمد اشفاق	جناب قطب الدین	نارووال

۲۹	محمد عبداللہ	جناب عبدالرشید	قصور
۳۰	خالد محمود	جناب لیاقت علی	شہدادپور سانگھڑ
۳۱	منصور الٰہی	جناب مولوی مسعود الحسن	خانیوال
۳۲	انتظار احمد	جناب اسلام الدین	میانوالی
۳۳	احمد سعید	جناب محمد رمضان	بھکر
۳۴	محمد طاہر	جناب مولانا ارشد مدنی	نواب شاہ
۳۵	شبیر احمد	جناب حافظ غلام قادر	بہاولپور
۳۶	ظفر اقبال	جناب غلام سرور	لودھراں
۳۷	عبدالرزاق	جناب محمد شفیع	لودھراں
۳۸	محمد اسلم	جناب حافظ جان محمد	میلسی
۳۹	محمد صدیق	جناب اللہ بخش	کہروڑپکا
۴۰	محمد یار	جناب عبدالجبار	میلسی
۴۱	محمد اعظم	جناب رحمت خان	کہروڑپکا
۴۲	واجد علی	جناب غلام نبی چراغ	ملتان
۴۳	محمود الحسن	جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی	بھکر
۴۴	عبدالرشید	جناب محمد اسحٰق	مروت
۴۵	محمد آفاق	جناب نذیر احمد	ہارون آباد
۴۶	اعجاز حسین	جناب حافظ عبداللہ	ڈی.جی.خان
۴۷	رفیق الرحمٰن جاوید	جناب محمد رانجھا	بہاولنگر
۴۸	محمد خالد جاوید	جناب نذیر احمد خان	کاموکی
۴۹	الفت زمان	جناب زمرد خان	ہری پور ہزارہ
۵۰	اسد جاوید	جناب عبدالکریم	کھاریاں
۵۱	حق نواز	جناب خوشی محمد	خانیوال

۵۲	ذوالفقار احمد	جناب علی افسر	ایبٹ آباد
۵۳	محمد فیروز	جناب منیر احمد	مظفر گڑھ
۵۴	عبدالستار	جناب غلام رسول	شورکوٹ
۵۵	محمد عثمان	جناب قاری محمد ارشد	شیخوپورہ
۵۶	محمد طلحہ	جناب ممتاز قریشی	شیخوپورہ
۵۷	محمد یوسف	جناب حافظ محمد ادریس	بہاولپور
۵۸	محمد نعمان	جناب مفتی رشید احمد	پسرور
۵۹	افتخار احمد	جناب روشن عباسی	آزاد کشمیر
۶۰	ارشاد الحق	جناب محمد گلزار	آزاد کشمیر
۶۱	کرامت صدیقی	جناب محمد اکبر	آزاد کشمیر
۶۲	محمد فاروق	جناب عبدالغفور	خانیوال
۶۳	محمد شہزاد	جناب ملک محمد حنیف	
۶۴	حفیظ اللہ	جناب محمد نواز	کروڑ لعل عیسن
۶۵	ضرار	جناب ریاض	ڈسکہ
۶۶	شاہد محمود	جناب تاج محمد	کھاریاں
۶۷	فیصل متین	جناب محمد ظفر	باگڑ سرگانہ
۶۸	اعجاز احمد	جناب عبدالرحمن	ایبٹ آباد
۶۹	اشفاق احمد	جناب شیر محمد	کوٹ ادو
۷۰	محمد صدیق	جناب قاری اللہ دتہ	کہروڑ پکا
۷۱	محمد اکرم	جناب عبدالرحمن	میلسی
۷۲	رشید احمد	جناب شیر محمد	کوٹ ادو
۷۳	سجاد احمد	جناب قربان علی	دنیاپور
۷۴	محمد آصف	جناب عبدالغنی	ملتان

۷۵	محمد عظمت اللہ	جناب حاجی محمد صدیق	خوشاب
۷۶	نذیر احمد	جناب غلام نبی	میاں چنوں
۷۷	غلام شبیر شاہد	جناب گل محمد	مظفر گڑھ
۷۸	بخت محمد	جناب علی محمد	پشین
۷۹	امتیاز احمد	جناب اللہ دتہ	بھلوال
۸۰	افتخار احمد	جناب ملک صدیق	جھنگ
۸۱	ظہیر طاہر	جناب لال دین	سیالکوٹ
۸۲	طاہر محمود	جناب گلزار احمد	اوکاڑہ
۸۳	محمد طارق	جناب حاجی احمد	بھاولپور
۸۴	محمد عارف	جناب اللہ دتہ	سمہ سٹہ
۸۵	محمد یوسف	جناب نذیر احمد	گوجرانوالہ
۸۶	عبدالغفور	جناب محمد عرش	حیدر آباد
۸۷	زاہد الیاس	جناب محمد الیاس	فیصل آباد
۸۸	محمد حنیف معاویہ	جناب نور محمد	شور کوٹ
۸۹	خالد بھائی	جناب محمد صابر	ڈوڈھ
۹۰	محبوب الرحمن	جناب شفیق الرحمن	مانسہرہ
۹۱	محمد اقبال	جناب جان محمد	لاہور
۹۲	عبدالناصر	جناب محمد یار	چنیوٹ
۹۳	خالد محمود	جناب مشتاق احمد	گوجرہ
۹۴	صغیر احمد	جناب فقیر احمد	ڈسکہ
۹۵	ندیم احمد	جناب عتیق اللہ	حیدر آباد
۹۶	احمد جان	جناب محمد حسین خان	قصور
۹۷	ضیاء الرحمن فاروقی	جناب محمد مقصود خان	آزاد کشمیر

۹۸	ملازم حسین	جناب اللہ دتہ	جھنگ
۹۹	عبدالواحد	جناب کانشی رام	سرگودھا
۱۰۰	عبدالقدوس	جناب حافظ محمد اقبال	لودھراں
۱۰۱	خلیل الرحمٰن	جناب عبدالجبار	ہارون آباد
۱۰۲	عتیق الرحمٰن	جناب محمد یعقوب	کمالیہ
۱۰۳	وحید اسد	جناب حافظ محمد اشرف	سمندری
۱۰۴	خالد محمو ضیاء	جناب مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء	کمالیہ
۱۰۵	غضنفر علی	جناب فدا محمد خان	مانسہرہ
۱۰۶	محمود الحسن	جناب منظور شاہ آسی	مانسہرہ
۱۰۷	محمد عابد	جناب	مانسہرہ
۱۰۸	نوید اختر	جناب محمد نعیم اختر	ڈسکہ
۱۰۹	حافظ شہزاد احمد	جناب عبدالستار	ڈسکہ
۱۱۰	حافظ محمد ناصر	جناب محمد صدیق	ڈسکہ
۱۱۱	مشتاق احمد	جناب قاری بشیر احمد	احمد پور شرقیہ
۱۱۲	محمد عاشق	جناب واحد بخش	احمد پور شرقیہ
۱۱۳	محمد عبداللہ	جناب محمد اسماعیل	ڈیرہ اسماعیل خان
۱۱۴	محمود تمیمی	جناب مفتی عطاء الرحمٰن	بہاولپور
۱۱۵	محمد رسول احمد	جناب محمد بخش	کوئٹہ
۱۱۶	محمد اکرم	جناب نور محمد	ننکانہ
۱۱۷	خبیب احمد	جناب قاری عبدالحق	تلہ گنگ
۱۱۸	نوید احمد شاکر	جناب عبدالکریم	ڈسکہ
۱۱۹	نور محمد	جناب محمد عمر	کوٹ ادو
۱۲۰	محمد قاسم	جناب غلام رسول	میلسی

۱۲۱	محمد وسیم حیدری	جناب عبدالحمید	فیروزہ
۱۲۲	عبدالقدوس	جناب ریخ احمد	صادق آباد
۱۲۳	محمد رفیق	جناب عزیز احمد	ایبٹ آباد
۱۲۴	مبارک شاہ ہزاروی	جناب علی گوہر شاہ	مانسہرہ
۱۲۵	محمد ارشد	جناب محمد انور	دیپال پور
۱۲۶	محمد لقمان	جناب محمد صدیق	ملتان
۱۲۷	بہادر	جناب محمد بڈھل	گمبٹ
۱۲۸	نائب علی	جناب بخش علی	گمبٹ
۱۲۹	غلام سرور	جناب محبوب علی	گمٹ
۱۳۰	راشد عمران	جناب حکیم عبدالکریم	لاہور
۱۳۱	حافظ محمد شاکر خاکوانی	جناب ڈاکٹر خالد خان خاکوانی	ملتان
۱۳۲	ریاض احمد	جناب خیر اللہ	تونسہ
۱۳۳	ناصر یاسین	جناب قاری غلام حسین	لیہ
۱۳۴	عتیق الرحمٰن	جناب حافظ سمیع اللہ	لیہ
۱۳۵	محمد افتخار	جناب محمد انور	لیہ
۱۳۶	مجاہد اقبال	جناب اللہ بخش	میلسی
۱۳۷	عبدالرحمٰن	جناب احمد بخش	لیہ
۱۳۸	اصغر نیاز	جناب مہر محمد بخش	کوٹ ادو
۱۳۹	حماد احمد	جناب محمد رفیق	پسرور
۱۴۰	حفیظ اللہ فاروقی	جناب حافظ بشیر احمد	فیصل آباد
۱۴۱	طارق	جناب محمد رفیق	چیچہ وطنی
۱۴۲	مفتی محمود الحسن	جناب مولانا عبداللہ خالدؒ	مانسہرہ
۱۴۳	محمد اقبال فاروقی	جناب ظہیر احمد	شورکوٹ

۱۴۴	محمد فاروق	جناب عطاء محمد	لیہ
۱۴۵	زین العابدین	جناب احمد	کوٹ ادو
۱۴۶	سید محمد بلال	جناب سید معصوم شاہ	مانسہرہ

مستونگ بلوچستان میں قرآن مجید کی توہین کرنے والے کو عمر قید کی سزا

(کوئٹہ)ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مستونگ جناب میر محمد یوسف صاحب کھوسو کی عدالت نے کانک میں قرآن پاک اور حدیث شریف کی توہین کے مجرم کو عمر قید کی سزا سنادی۔ تفصیلات کے مطابق ملزم نے کلی شادینی کی مسجد کے بیت الخلا میں قرآن پاک اور بخاری شریف کے اوراق ڈال دیئے تھے۔ نائب تحصیلدار نے چھاپہ مار کر ملزم عبدالہادی کو گرفتار کرلیا۔ ملزم عبدالہادی نے اقبال جرم کرلیا۔ علاقہ کی عوام نے مسرت کا اظہار کیا۹۸ / ۸ / ۷ کو حاجی نذر محمد وغیرہ کے نام سے مقدمہ درج ہوا مقدمہ کی سماعت دو ماہ اکیس دن جاری رہی۔ ۹۸ / ۱۲ / ۸ کو مجرم عبدالہادی کو جرم ثابت ہونے پر عمر قید کی سزا سنادی گئی۔ استغاثہ کی طرف سے ۱۹ گواہ پیش ہوئے۔ استغاثہ کی پیروی ڈسٹرکٹ اٹارنی جناب عجب خان ناصر صاحب نے کی۔ درمیان میں ایک دفعہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کوئٹہ جناب غلام عباس صاحب بھی پیش ہوئے تھے۔ مجرم کی طرف سے حافظ خدابخش ایڈووکیٹ پیش ہوتے رہے۔

مقدمہ کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے کی اور مستونگ کی عوام اور علماء نے بھرپور ساتھ دیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے نائب امیر حاجی سید شاہ محمد آغا' سیکرٹری جنرل حاجی تاج محمد فیروز' ڈپٹی سیکرٹری حاجی خلیل الرحمن 'نگران دفتر حاجی نعمت اللہ' جناب فیاض حسن سجاد' مرکزی مبلغ حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی' اور دوسرے ساتھی ہر پیشی پر کوئٹہ سے مستونگ حاضر ہوتے رہے۔

ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

۹ دسمبر ۱۹۹۸ء بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد مدینہ منو آباد نواب شاہ میں حسب سابق دوسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مذہبی جوش و خروش کے ساتھ منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں نواب شاہ اور گردونواح کے مسلمانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے مرکزی رہنما حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے فرمائی۔ مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام سندھ کے رہنما اور ہر دل عزیز عالم دین علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومر صاحب تھے۔

کانفرنس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد علامہ احمد میاں حمادی صاحب اپنے صدارتی خطاب کے لئے مائیک پر تشریف لائے تو فضا نعرہ تکبیر 'اللہ اکبر' تاجدار ختم نبوت 'زندہ باد' تاج و تخت ختم نبوت 'زندہ باد' کے نعروں سے گونج اٹھی۔

علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں مسئلہ ختم نبوت اور مسئلہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن وسنت کی روشنی میں سیر حاصل بیان کیا۔ انہوں نے قادیانیوں کے باطل اور گمراہ کن نظریات وعقائد سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ حضرت علامہ احمد میاں حمادی صاحب کے خطاب کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا خان محمد صاحب نے چند مطالبات قرارداد کی صورت میں پیش کئے۔ تو لوگوں نے دونوں ہاتھ کھڑے کر کے قرارداد کی تائید وحمایت کی۔ قراردادیں درج ذیل ہیں :

(۱) ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل درآمد کر کے قادیانیوں کی تمام تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ نیز لیاقت مارکیٹ نواب شاہ میں مرزائی مرتد خانہ پر کڑی نظر رکھی جائے۔

(۲) حکومت پاکستان نے مشہور غدار وطن قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کا یادگاری ٹکٹ جاری کیا ہے۔ اسے فوراً منسوخ کیا جائے۔

(۳) دین اسلام نے مرتد کی جو شرعی حد مقرر کی ہے اسے عملاً نافذ کیا جائے۔

کانفرنس کے آخری مقرر حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب خطاب کے لئے مائیک پر جلوہ افروز ہوئے تو فضا ایک مرتبہ پھر نعرہ تکبیر 'اللہ اکبر' سے گونج اٹھی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے اپنے مخصوص دل نشیں وجد آفریں اور ایمان پرور خطبہ سے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ انہوں نے مدلل اور مفصل خطاب میں شان رسالت ﷺ کا تذکرہ ایسے دلنشیں انداز میں کیا کہ مجمع میں ہر آنکھ اشکبار تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ انہی حضرات کی قربانیوں اور مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج قادیانیت پوری دنیا میں ذلت ورسوائی کی موت مر رہی ہے۔

بچوں کا صفحہ

اشتیاق احمد

مرزائی جواب۔۔۔۔۔ڈھاک کے تین پات

"گورنمنٹ کالج کے ایک پروفیسر میری ہومیو پیتھک کی دکان پر اکثر دوائیں خریدنے آتے رہے ہیں۔۔۔۔۔اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا علاج بھی کراتے رہے ہیں۔۔۔۔۔ایک بار انہوں نے دبے لفظوں میں کہا تھا کہ ہمیں آرام صرف آپ کی دکان سے آتا ہے۔

میں اکثر سوچا کرتا تھا ان صاحب کو تبلیغ کس طرح کروں۔۔۔۔۔کالج میں پروفیسر ہیں۔ پڑھے لکھے ہیں۔۔۔۔۔میری بات کا فوراً کوئی گھڑا گھڑایا جواب دے دیں گے۔۔۔۔۔پھر میں سوچتا۔۔۔۔۔تبلیغ تو کرنا چاہئے۔۔۔۔۔آخر ایک دن میں نے ایک کاغذ پر چند جملے لکھے۔ لکھ کر ایک لفافے میں بند کئے اور لفافہ جیب میں رکھ لیا کہ اب وہ جب آئیں گے یہ لفافہ انہیں دے دوں گا۔۔۔۔۔وہ خود ہی گھر جاکر پڑھ لیں گے۔ میں نے اس کاغذ پر یہ الفاظ لکھے:

"پروفیسر صاحب! آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ کالج میں پڑھاتے ہیں۔ آپ جیسے پڑھے لکھوں پر حیرت ہوتی ہے، تعجب ہوتا ہے کہ آپ ایک ایسے شخص کو نبی مانتے ہیں۔۔۔۔۔جس نے خود اپنے قلم سے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔۔۔۔۔یعنی مجھے انگریز نے نبی بنایا تھا۔۔۔۔۔ان الفاظ کے باوجود آپ اسے نبی مانتے ہیں۔۔۔۔۔حیرت ہے کمال ہے۔"

دو تین دن بعد وہ پھر دوا لینے دکان پر آئے اور مسکرا کر کہنے لگے:

"آپ کا رقعہ میں نے پڑھا تھا۔۔۔۔۔ایسی تمام باتوں کے جوابات ہمارے علماء آپ کے علماء کو دے چکے ہیں۔"

میں ان کا جواب سن کر دھک سے رہ گیا۔ پھر میں نے پوچھا:

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے علماء نے میری اس بات کا کیا جواب دیا ہے۔"

"نہیں! مجھے نہیں معلوم اور نہ مجھے معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔"

یہ تھا ان کا جواب اور اس کے بعد وہ میری دوکان پر آنا بھی چھوڑ گئے۔۔۔۔۔معلوم ہوا۔۔۔۔۔مرزائیوں نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔۔۔۔۔ابو جہل کو مات کر دیا ہے۔۔۔۔۔ان لوگوں نے۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے۔

مرثیہ قادیان

حشر تک ماتم کرے گی سرزمین قادیاں
کیوں لیا تو نے جنم اس پر لعین قادیاں

ہے وہ ننگ آدمیت زانیوں کا سرغنہ
جس کے ہاتھوں لٹ گئی ہر مہ جبیں قادیاں

اے رئیس کاذباں ہو تجھ پہ لعنت بے شمار
تو ذلیل دو جہاں ہے اے کمین قادیاں

تو کہ ہے مادر پدر آزاد اے تخم رذیل
تجھ سے ہے شیطان بھی کمتر بدترین قادیاں

اے مسیح و مہدی و پیغمبری کے دعوے دار
شکل دیکھی ہے کبھی اپنی لعین قادیاں

فتنہ دجال جس کی تو نے رکھی تھی بنا
اس کا مدفن بن رہی ہے اب زمین قادیاں

جاگ اٹھے ہیں پاسبان دین ختم المرسلین ﷺ
اب مٹا کر چین لیں گے جگ سے "دین" قادیاں

﴿از ہردرانی مرحوم﴾

ردقادیانیت پرعلماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردقادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
- شوال سے ایک کلاس جاری کی جارہی ہے۔ یہ کلاس ۲۵ ذی الحجہ کو اختتام پذیر ہوگی۔
- جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
- کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔
- ان حضرات کو قیام و خوراک کے علاوہ آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
- امتحان پاس کرنے والے حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے بھی رکھا جاسکتا ہے۔
- جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں' اور سندات ہمراہ لف کریں۔
- تعلیم بیس شوال کو شروع ہوجائے گی۔

درخواست ورابطہ کے لئے :

مرکزی ناظم اعلیٰ
(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون : 514122